الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۳

دنیا کو زندہ کرنے کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ توحید کی راہ ہے

وہ توحید جو میں کہتا ہوں کہ اپنے نفس میں جاری کریں وہ عجز کے سوا ممکن نہیں اور سچا عجز اپنی ذات پر گہری نظر ڈالے بغیر ممکن نہیں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۶۱ "واذ قال ابراہیم رب ارنی کیف تحی الموتی ...... الخ" کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ آج کے خطبہ جمعہ میں توحید کے مضمون کا آغاز کیا تھا جس کا مرکزی نقطہ وہ شہادت ہے جو ہم ہر نماز میں دیتے ہیں یعنی اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے حضور نے درود کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ درود شریف میں حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ساتھ ایک اور نبی یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ملتا ہے۔ توحید کے مضمون میں جو مرتبہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے حضرت محمد رسول اللہؐ کے بعد اور کسی کو وہ مرتبہ نصیب نہیں ہوا۔ توحید کا حضرت ابراہیمؑ کی ذات سے گہرا تعلق ہے جو قرآن کریم میں اظہر من الشمس ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ حضرت ابراہیمؑ کے بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانے سے تعلق رکھتی ہے اور چونکہ یہ اعزاز حضرت محمد مصطفیٰؐ کو حاصل ہونا تھا اس لئے آپؐ ابراہیمی دعاؤں کا منتہیٰ تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں ایک ایسا مضمون ہے جس کا آج ہماری جماعت سے بھی ایک بہت گہرا تعلق ہے اور یہ وہی امت واحدہ بنانے والا مضمون ہے کہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے کیسے لوگ زندہ ہونگے اور حضرت محمدؐ رسول اللہ کی آواز پر دوڑے چلے آئیں گے۔

حضور نے اس آیت کریمہ کے تشریحی ترجمہ اور مطلب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ طرز کلام بتا رہی ہے کہ یہ مستقبل میں ہونے والے ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خوشخبری دی تھی کہ تیری ذریت و نسل سے وہ داعی الی اللہ پیدا ہوگا جو تمام دنیا کے

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

نظام جماعت کی بقا اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقا تعاون علی البر پر منحصر ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲ اگست ۱۹۹۶ء)

لندن (۲ اگست): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳ کی تلاوت فرمائی اور پھر اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے خصوصیت سے اس آیت میں مذکور نیکی اور تقویٰ میں تعاون سے متعلق قرآنی تعلیم کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ عظیم الشان عالمگیر تعلیم ہے جس کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بہت سے علماء بعض دوسری آیتوں سے ایسے استنباط کرتے ہیں جو ان مضامین سے متصادم ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آیت قطعیت سے محکمات میں سے ہے۔ اس میں دو نصائح ہیں ایک تو یہ کہ جب تم حاکم بنو تو ہرگز ایسی قوم سے بھی ناانصافی سے پیش نہ آؤ جو تم سے ناانصافی سے پیش آتی رہی ہو اور تمہارے دینی فرائض میں بھی مخل ہوتی رہی ہو۔ دوسرے یہ کہ ان سے بھی نیک کام میں اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ یہاں تقویٰ سے مراد ابتدائی انسانی فطرت میں ودیعت شدہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ دراصل دل کی سچائی کا دوسرا نام ہے۔ سچائی کا مضمون تقویٰ کے آغاز سے تعلق رکھتا ہے۔ بغیر سچائی کے تقویٰ قائم نہیں ہو سکتا۔ اس آیت کا مضمون بتاتا ہے کہ نیکی کے کام میں مشرکوں سے بھی تعاون کرنا ہے۔ تعاون میں طوعی مضمون داخل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ نیکیوں میں تعاون کرتے ہوں اور یہ نہ پوچھتے ہوں کہ کیوں کریں، آخر کس کا حکم ہے، بلکہ نیکی بے اختیار اپنی طرف کھینچے انہیں کیا ضرورت ہے کہ زور دے کر کہا جائے کہ اطاعت کرو۔ آپ جماعت کے نظام پر غور کر کے دیکھیں، اطاعت سے باز رہنے والے وہی ہیں جو نیکیوں میں تعاون کا رجحان نہیں رکھتے۔ وہ احساس کمتری جو بسا اوقات اطاعت کی راہ میں حائل ہوتا ہے وہ تعاون کرنے والوں میں ہوتا ہی نہیں۔

حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ کے حوالے سے بتایا کہ وہ لوگ جو نیکیوں میں تعاون کرنے والے ہوں وہ معزز سے معززتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور نبوت کا بھی یہی رستہ ہے۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی میں ضروری ہے کہ آپ کی وہ تمام صفات اختیار کی جائیں جو نبوت سے پہلے بھی تھیں اور ان میں نیکی کے کاموں میں مشرکوں سے تعاون بھی تھا۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۶ء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیر معمولی افضال الٰہیہ کے جلو میں کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوچکا ہے۔ اس کی تفصیلی روداد الفضل انٹرنیشنل کے ذریعہ قسط وار قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ جلسہ سالانہ کی روحانی کیفیات کا تذکرہ الفاظ میں تو ممکن نہیں لیکن یہ کیفیات ایسی ہیں جن کا لطف یقیناً ایک لمبے عرصہ تک قلب و نظر کو گرماتا رہے گا۔ اس جلسہ سالانہ کا روحانی فیض شرکاءِ جلسہ کے ذریعہ قریہ قریہ پھیل گیا ہے اور امید واثق ہے کہ جو عزم تازہ وہ اپنے سینوں میں لے کر اپنے اپنے ملکوں کو لوٹے ہیں ان کے شیریں ثمرات سالہائے آئندہ میں ازدیاد ایمان کا موجب بنتے چلے جائیں گے۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں پروگرام "ملاقات" اگرچہ پہلی صورت میں جاری نہ رہ سکا لیکن عملاً ہر روز ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار ناظرین کی سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ جلسہ سالانہ کے بعد جمعرات یکم اگست ۱۹۹۶ء سے معمول کے مطابق پروگراموں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو چکا ہے۔

ہفتہ و اتوار ۲۷، ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۶ جولائی ۹۶ء سے شروع ہوا اور ۲۸ جولائی کی شام کو اختتام پذیر ہوا۔ امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کی ساری کارروائی Live احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر پیش کی جاتی رہی۔ حضور انور نے ۲۶ جولائی کو خطبہ جمعہ کے علاوہ افتتاحی خطاب فرمایا نیز شام کو اردو میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ ۲۷ جولائی کو مستورات سے خصوصی خطاب کے علاوہ افضال الٰہیہ کے تذکرہ پر مشتمل خطاب فرمایا۔ ۲۸ جولائی کو انگریزی میں مجلس سوال و جواب اور عالمی بیعت کی تقریب ہوئی اور بعد دوپہر حضور نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت دلکش انداز میں روشنی ڈالی۔

سوموار، منگل، بدھ ۲۹، ۳۰، ۳۱ جولائی ۱۹۹۶ء

جلسہ سالانہ کے بعد ان تین دنوں میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام اسلام آباد میں رہا۔ اس دوران مجلس شوریٰ عالمگیر کے دو اجلاسات ۲۹ جولائی کو منعقد ہوئے۔ باقی اوقات اور دنوں میں مختلف نوعیت کی میٹنگز، تقاریب اور انفرادی و دفتری ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

جمعرات یکم اگست ۱۹۹۶ء

آج ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی کلاس نمبر ۱۷۰ منعقد ہوئی۔

جمعہ ۲ اگست ۱۹۹۶ء

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے بعض مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات دیئے۔

★ حضور انور نے حال ہی میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی تحریک کے سلسلہ میں مختلف خطبات دیئے ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت اور افادیت تو بہت واضح ہے۔ سوال یہ ہے کہ محبت الٰہی پیدا کرنے کے گر کیا ہیں؟

★ ہر انسان کی استعدادیں اور صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ انبیاء کی استعدادیں عام انسانوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت میں یہ انبیاء عام انسانوں کے لئے کس طرح نمونہ ٹھہر سکتے ہیں جبکہ صلاحیتوں میں بنیادی طور پر فرق ہے؟

★ حیات مسیح کا عقیدہ مسلمانوں کی اکثریت میں کیسے آگیا حتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ابتدائی طور پر یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ اتنا ہی کمزور تھا تو پھر ایسا کیوں ہوا اور مسلمانوں نے اسے کیوں اختیار کیا؟

★ حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ایک عرصہ ترکی میں رہے ہیں۔ وہ حضور کے ماموں تھے۔ ان کے قیام اور کام کے بارہ میں حضور کے علم میں کوئی واقعات ہوں تو ان سے آگاہ فرمائیں۔

★ عام لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا جانے والا سب سے پہلا گھر خانہ کعبہ ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق کسی غیر مسلم کو وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ یہ بات کہاں تک درست ہے جبکہ یہ گھر سب لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا۔

★ ایک حدیث میں مہدی علیہ السلام کے بارہ میں آتا ہے **یملک سبع سنین**۔ اس سے کیا مراد ہے؟

★ کسی حکومت کے لئے اپنے مذہبی قوانین بالعموم زبردستی رائج کرنا درست نہیں یعنی جس شخص کا وہ مذہب نہ ہو اس پر زبردستی اپنا مذہب ٹھونسنا درست نہیں۔ سوال یہ

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام

جماعت احمدیہ مسلمہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک زندہ اور زندگی بخش الٰہی جماعت ہے جو اپنی صداقت کے حق میں لاتعداد زمینی و آسمانی نشانات اپنے ساتھ رکھتی ہے اور قبولیت کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید پر مشتمل یہ نشانات کسی ایک علاقے یا ایک براعظم تک محدود نہیں بلکہ کل عالم میں یہ نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے افضال و انعامات کا شمار ممکن نہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ کے درمیانی دن کی تقریر میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر پر دورانِ سال نازل ہونے والے خدا تعالیٰ کے بےانتہاء فضلوں کی کچھ جھلکیاں نمونۃً پیش فرماتے ہیں جو مومنین کی تقویت ایمان کا موجب بنتے ہیں اور معاندین کے لئے حسد اور عداوت کی آگ میں مزید جلنے کا سامان کرتے ہیں۔

بارہ سال قبل ۸۴ء میں پاکستان میں اس وقت کے ظالم فوجی آمر کے ایک ظالمانہ قانون کے نتیجہ میں جب احمدیوں کے مذہبی آزادی کے حق پر قدغن لگائی گئی اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو الٰہی تقدیر کے تابع پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی تو شرپسند معاند ملاؤں نے یہ پراپیگنڈا کیا کہ نعوذباللہ آپ ملک سے فرار ہوگئے ہیں اور یہ کہ اب گویا احمدیت کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع اس وقت سے لے کر آج تک آنے والے ہر دن نے یہ گواہی دی کہ احمدیت کے مخالف ملاں جھوٹے ہیں اور احمدیت ہی حقیقی اسلام کی علمبردار وہ جماعت ہے جس کے ذریعہ دنیا میں حقیقی توحید اور اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی راہ میں ہجرت کرنے والوں کے لئے وسعت اور برکتوں کے جو وعدے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں وہ سارے وعدے بڑی عظمت اور شان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے حق میں پورے ہوئے اور ہوتے چلے جارہے ہیں۔

اس بات نے معاندین احمدیت کی صفوں میں ایک کھلبلی مچادی ہے۔ لیکن انکی کوئی پیش نہیں جا رہی۔ کبھی وہ لوگوں کو جھوٹی باتیں سنا سنا کر اشتعال دلاتے ہیں، کبھی حکومتوں سے استدعا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور انہیں روکا جائے۔ مگر جو خدا کے فضلوں کے سہارے آگے بڑھ رہا ہو اس کے قدم کون روک سکتا ہے۔ صرف ہجرت کے ان بارہ سالوں میں ۷۱ نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ، ۴۵۹۰ نئی جماعتوں کا اضافہ اور ۳۱۳۰ نئی مساجد کا عطا ہونا ان بےشمار افضال الٰہیہ میں سے چند ہیں جو اس عرصہ میں جماعت پر نازل ہوئے۔ ۸۴ء میں ۳۸ ممالک میں ۲۸۷ تبلیغی مراکز تھے اب ۱۷۰ ممالک میں ۵۷۰ تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ مبلغین و معلمین اور داعیان الی اللہ کی تعداد میں بھی غیرمعمولی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے اور انکی مساعی میں بھی بےحد برکت پڑی ہے۔ ایشیا و افریقہ، یورپ اور امریکہ و آسٹریلیا، ہر براعظم میں بڑی کثرت سے لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ آسمان سے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ سچی خوابوں اور رؤیا و کشوف کے ذریعہ لوگ ہدایت پا رہے ہیں۔ مشرک و بت پرست توحید کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔ ۸۴ء تک طبع شدہ تراجم قرآن کی تعداد صرف ۱۱ تھی اور اب ۴۰ نئے تراجم قرآن کے ساتھ یہ تعداد ۵۱ ہوگئی ہے اور نور قرآن کو دنیا بھر میں پھیلانے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ خدا تعالیٰ نے نفوس میں ہی نہیں اموال میں بھی بہت برکت دی ہے اور قربانی کے جذبوں میں بھی وسعت عطا فرمائی ہے۔ ۸۴ء میں جماعت کی کل مالی قربانی ۱۲ کروڑ ۴۳ لاکھ ۵۲ ہزار روپے تھی اور اب یہ قربانی ایک ارب ۷ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے سے اوپر ہو چکی ہے۔ پھر اس دوران ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کی صورت میں اشاعت اسلام اور خدمت بنی نوع انسان کی جو عظیم توفیق جماعت کو عطا ہوئی ہے یہ اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کی آئینہ دار ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے ان فضلوں میں ہدایت کا بہت سامان ہے لیکن اگر کوئی دیدہ و دانستہ اپنی آنکھیں بند کرے تو اس سے سچائی کا کوئی نقصان نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

میں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام　　کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام
ہر اک نعمت سے تونے بھر دیا جام　　ہر اک دشمن کیا مردود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی　　فسبحان الذی اخزی الاعادی

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ)

مردوں کو زندہ کرنے والا ہوگا۔ وہ جب آئے گا تو شمال و جنوب، مشرق و مغرب کی کوئی تمیز نہیں رہے گی۔ اس کی آواز پر مردے بھی جی اٹھیں گے اور لبیک کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔ اس تعلق میں یہ مضمون حج سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک تو ظاہری حج ہے اور ایک وہ ہے جس کا وعدہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کو "لیظہرہ علی الدین کلہ" میں دیا گیا کہ وہ تمام ادیان پر غالب آ جائے گا۔ اور تمام بنی نوع انسان اس کی اطاعت میں اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ یہ وہ دور ہے جس میں ہم اللہ کے فضل کے ساتھ داخل ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا کے روحانی پرندوں کو زندہ کرنے کے لئے خدا نے اپنے جلوے دکھانے کے لئے ہمیں چن لیا ہے۔ زندہ تو وہی کرے گا مگر اس کے وہ وعدے جو حضرت ابراہیمؑ سے فرمائے گئے اور وہ وعدے جو محمدؐ رسول اللہ سے فرمائے گئے جب خدا نے یہ فرمایا کہ جب یہ رسول تمہیں بلائے تاکہ تمہیں زندہ کرے تو یہ وہی موعود ہے جس کے متعلق ابراہیمؑ نے پوچھا تھا کہ تو ان مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ تو ابراہیمؑ کو خدا نے مثال دے کر بتایا مگر وہ زندہ کرنے والا نبی اب آیا ہے جس کے ہاتھ پر زندہ کیا جانا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ وہ ایک نبی جسے خدا نے روحانی مردے زندہ کرنے کی طاقت بخشی ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰؐ ہی تھے۔ پس آج کا عالمی اجتماع جو تمام بنی نوع انسان کے نمائندوں کو یہاں کھینچ لایا ہے اور مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے پرندہ صفت روحیں، ابراہیمی طیور اڑتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں یہ اسی آواز ہی کا نتیجہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰؐ نے ایک بیابان سے بلند کی تھی۔ آج تمام دنیا میں اسی آواز کی برکت ہے کہ ایک آواز پر یہ روحانی پرندے مختلف ممالک سے، مختلف براعظم سے ہر رنگ کے یہاں اکٹھے ہوگئے ہیں۔ پس یہ طاقت جو آپ سب کو کھینچ لائی ہے یاد رکھیں یہ وہ اللہ کی طاقت ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں جلوہ گر ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے جب دنیا کو زندہ کرنا ہے تو یہ یقین رکھتے ہوئے زندہ کرنا ہے کہ ہم خاک ہیں مگر خاک کی وہ چٹکیاں ہیں جو خدا کے ہاتھ میں تھمائی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عجز توحید کے سمجھنے کا پہلا قدم ہے اور وہ توحید جو میں کہتا ہوں کہ آپ اپنے نفس میں جاری کریں وہ عجز کے سوا ممکن نہیں۔ اور سچا عجز اپنی ذات پر گہری نظر ڈالے بغیر ممکن نہیں۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والے الہام الٰہی ,خذوا التوحید التوحید یا ابناء فارس، کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں جو ابناء فارس کا ذکر ہے اس میں وہ تمام جو آپ کے روحانی فرزند ہیں وہ سب بھی اس میں شامل ہیں۔ پس خدا کی توحید کو اپنے نفس میں جاری کرو۔ خدا کی توحید کے مظہر بنو تب خدا کی توحید آسمان پر نہیں رہے گی بلکہ زمین پر بھی اترے گی۔

حضور نے فرمایا کہ جب تک پوری صفائی، پورے صمیم قلب اور پورے تقویٰ کے ساتھ ہم اپنے نفس کو نہیں پہچانیں گے ہمارا سفر توحید کی طرف ممکن ہی نہیں۔ دنیا کو زندہ کرنے کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ توحید کی راہ ہے۔ اس راستہ پر چلیں گے تو دنیا زندہ ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام ,انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی، کی تشریح خود حضور علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر بیان فرمائی اور ان انفسی اور آفاقی بتوں کی نشان دہی فرمائی جو توحید کے سفر میں انسان کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آپ کو باشعور طور پر توحید کی طرف سفر اختیار کرنا ہوگا۔ بیرونی بتوں کو بھی توڑنا ہوگا، جو آفاقی بت ہیں اور انفسی بتوں کو بھی توڑنا ہوگا۔ کئی قسم کے انفسی بت ہیں۔ بیویاں، بچے، خاوند، بھائی، فرضی محبوب یہ سب انفسی بت ہیں۔ ان بتوں سے آپ خالی ہونگے تو تب توحید کا نور آپ کے اندر داخل ہوگا۔ لیکن اس خیال سے دل برداشتہ نہ ہوں کہ یہ بہت لمبا سفر ہے۔ یہ بت شکنی کا دور لمبا ہے لیکن کامل عجز کے ساتھ خدا کی طرف جھکتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ یہ سفر شروع کر دے۔ آپ ابراہیمی طیور بنیں اور ابراہیمی طیور بنانے کے لئے خدا سے دعائیں مانگیں۔ ابراہیمی طیر بنیں گے تو زندگی پائیں گے۔ مگر "صرھن" کے مضمون کو یاد رکھیں۔ بلانا ہے تو پیار سے بلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے وہ ابراہیمی روح پیدا کریں جو گرویدہ بنانے والی روح تھی مگر اس کا آخری کامل اظہار حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ذریعہ ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ وہ عظیم دن جن کو ہم دور سے دیکھا کرتے تھے اب تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ احمدی کا قدم صدق کی راہوں پر ہے۔ آپ کے مقدر میں بڑھنا لکھا ہے اور بڑھتے چلے جانا لکھا ہے۔ آگے بڑھیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کے پیمبر بن کر آگے بڑھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے اس مضمون کی مزید وضاحت فرمائی اور پھر خطاب کے آخر پر افتتاحی دعا کروائی۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا نیک کاموں میں تعاون اور تقویٰ میں تعاون کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ نیکی کی بنا پر تعاون کرو اور تقویٰ کی بنا پر تعاون کرو۔ یہ مضمون دنیا کے دوسرے بہت سے تعاون کرنے والوں سے الگ کر دیتا ہے۔ اللہ کی محبت میں تعاون اور نیکی سے محبت کی وجہ سے تعاون یہ دونوں چیزیں بہت کم اکٹھی ملتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو کھینچنے کے لئے یہ آیت کریمہ بہت عمدہ گر ہمیں بتاتی ہے۔ اگر رضائے باری تعالیٰ پیش نظر ہو اور اس کی رضا کی خاطر تعاون کریں گے تو ہر نیکی آپ کی دنیا بھی سنوار جائے گی اور عاقبت بھی سنوار جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کے مضمون کو بھی تفصیل سے بیان فرمایا اور آنحضرتؐ کی حدیث کے حوالہ سے اس کی وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ برائی سے روکنے کے لئے طاقت کے استعمال کا صرف اس وقت اختیار ہے جب خدا آپ کو اس پر مامور فرماتا ہے اور صرف ایسے معاملات میں جب کوئی شخص ایسے کام کرے جس سے وہ قوم کو برباد کرتا ہے۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب میں کہتا ہوں کہ چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار کی بھی اطاعت کریں تو یاد رکھیں وہ اطاعت کرنا آپ کے نیکی میں تعاون کے جذبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ جماعت کو ایک دوسرے سے نیکی میں تعاون کرنا حرز جان بنالینا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت کی بقا اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقا تعاون علی البر پر منحصر ہے۔ یہ وہ مزاج ہے جو اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے۔ حضور نے البانیہ سے آئے ہوئے مہمانوں اور بعض دیگر معززین کے حوالہ سے بتایا کہ جماعت کی اس تعاون کی روح سے وہ بےحد متاثر ہوئے اور اسی جذبہ کو دیکھ کر گیمبیا کے ایک چیف نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ "بر" اور "تقویٰ" پر تعاون کو آگے بڑھاتے رہیں۔ یہ تعاون پہلے گھروں میں کرنا ہوگا۔ گھروں کو "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی آماجگاہ بنادیں۔ یہ طاقتور اور غالب آنے والی روح ہے اور لازماً اسے غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

قیام صلوٰۃ اور لغویات سے اعراض

(عبدالسمیع خان)

سورہ المومنون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۲
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۳
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۴

(مومنون: ۲ تا ۴)

یعنی کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

سورہ مومنون کی ان آیات میں قیام صلوٰۃ کے بعد مومنون کے لغو سے اعراض کا ذکر ہوا ہے۔ اور پھر باقی صفات اس کے بعد بیان ہوئی ہیں۔ اس ترتیب میں ایک حکمت یہ نظر آتی ہے کہ یہاں پر خصوصیت سے ان لغویات کا بیان ہے جو عبادت کے قیام میں روک بنتی ہیں یا اس کی ارفع حیثیت کو متاثر کرتی ہیں۔

اس پہلو سے احادیث نبویہ کے مطالعہ سے ایک عجیب مضمون ابھرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت باریک بینی سے ان تمام امور کا تفصیل سے ذکر کر کے ایسی تمام روکوں کو پھلانگنے کی تعلیم دی ہے اور اپنے اسوہ سے اسے ثابت کر دکھایا ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرمؐ اپنے گھر والوں کے ساتھ گھریلو امور میں مصروف ہوتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو فوراً نماز کی طرف لپکتے۔

(بخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ)

☆ اسی طرح آپ سے روایت ہے کہ حضورؐ رات کے پہلے حصہ میں سوجاتے اور آخری حصہ میں بیدار ہو جاتے۔ تہجد ادا کرتے اور پھر فجر سے پہلے تھوڑی دیر آرام فرماتے اور جب مؤذن فجر کی اذان دیتا تو چھلانگ لگا کر اٹھ بیٹھتے۔

(بخاری کتاب التہجد باب من نام اول اللیل)

☆ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات میری باری تھی۔ حضور اکرم تشریف لائے اور فرمایا، اے عائشہ! کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہیں کہ میں یہ رات اپنے رب کی عبادت میں گزاروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو آپ کی خوشنودی مقصود ہے۔ اس پر حضورؐ نے وضو کیا اور ساری رات عبادت میں گزار دی۔

(بحوالہ تفسیر کشاف زیر آیت ان فی خلق السماوات والارض)

☆ یہی تربیت حضورؐ اکرم نے اپنے صحابہؓ کی گھٹی میں داخل کر دی تھی۔ لکھا ہے صحابہ خرید و فروخت اور تجارت میں مشغول رہتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کسی حق کے ادا کرنے کا وقت آتا تو کوئی تجارت اور بیع انہیں ذکر الٰہی سے روک نہیں سکتی تھی۔ اور جب تک وہ اس کو ادا نہ کر لیتے انہیں چین نہ آتا تھا۔

(بخاری کتاب البیوع باب التجارۃ فی البز)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں۔ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آگیا۔ تمام صحابہ دکانیں بند کر کے مسجد میں چلے گئے۔ قرآن کریم کی آیت "رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" ایسے ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی۔

(فتح الباری جلد ۴ صـ ۲۹۷)

—○○—

☆ انسان جب ہر بیرونی روک کو شکست دے کر مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو وہاں بھی شیطان ذکر الٰہی سے توجہ ہٹانے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ اس کو مردود کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کی بجائے ذکر الٰہی کیا جائے۔ اس کا نماز میں توجہ کے قیام کے ساتھ گہرا نفسیاتی تعلق ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس سلسلہ میں میں آپ کو ایک نفسیاتی بات بتاتا ہوں۔ جن لوگوں کا ذہن نماز میں ذکر الٰہی پر مرکوز نہیں رہتا وہ دوسری باتیں سوچتے رہتے ہیں اور Sub-consciously (تحت الشعور) انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ نماز کی قید سے چھٹی ملے تو ہم اپنی باتیں شروع کر دیں۔ اس لئے وہ ایک دم آزادی کے ساتھ بھنبھنانے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک چیز کی طرف اشارہ ہے اگر آپ عادت ڈالیں کہ نماز کے بعد بھی ذکر الٰہی کرنا ہے تو نماز کے ذکر الٰہی کی بھی حفاظت ہوگی۔ پھر آپ کو نماز سے فراغت کے بعد باتیں کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہوگی۔ جب تک آپ نماز کی حالت میں رہیں گے آپ کی توجہ ذکر الٰہی کی طرف رہے گی۔ اگر آپ کو عادت ہو کہ نماز سے فارغ ہوتے ہی آپ نے دوسری باتیں کرنی ہیں تو پھر نماز کے اندر ذکر الٰہی بھی برے رنگ میں متاثر ہو جاتا ہے"۔ (روزنامہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۸۳ء)

☆ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا یہ طریق تھا کہ جب آپ کو مسجد میں مجبوراً کسی دوست سے کوئی دنیاوی قسم کی بات کرنی ہوتی تو خانہ خدا کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو مسجد سے باہر لے جاتے اور بات ختم ہونے پر مسجد میں تشریف لاتے۔

(سیرت شیر علی صـ ۲۶۰)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی کو معین شکل دے کر تحیۃ المسجد کے علاوہ ہر نماز سے پہلے اور بعد سنتیں اور نوافل مقرر کر دئے جو دراصل فرض نماز کی حفاظت کے لئے دفاعی لائنیں ہیں اور مقصد یہ ہے کہ نماز سے پہلے دنیاوی خیالات دبنے شروع ہو جائیں اور نماز کے بعد دیر تک یہ اثر قائم رہے۔ اسی لئے حضورؐ نے اس تمام وقت کو حالت نماز میں شمار کیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم میں سے جو کوئی نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے وہ خدا کی نظر میں حالت نماز میں ہی ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ مسجد میں رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس کو معاف کر۔ اے اللہ اس پر رحم کر۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فی القعود فی المسجد وانتظار الصلوٰۃ)

☆ نماز میں داخل ہونے کے بعد بھی شیطان لغویات کی طرف مائل کرتا رہتا ہے اور کبھی آنکھوں، کبھی ہاتھوں، پاؤں اور دیگر جوارح کے ذریعہ نماز سے ہٹاتا ہے مگر مومن اس کو ہر رنگ میں دھتکار دیتا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی ابوجہمؓ نے حضور کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی قمیص تحفۃً پیش کی جس پر کچھ نشان بنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے وہ قمیص پہن کر نماز ادا کی۔ ہماری تربیت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا کہ حضور کی نظر ان نشانوں کی طرف اٹھ گئی۔ آپ فرماتے ہیں مجھے خوف پیدا ہوا کہ یہ قمیص مجھے کہیں فتنہ میں نہ ڈال دے۔ نماز ختم کرتے ہی حضور نے وہ قمیص اتار دی اور فرمایا ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ یہ تو مجھے نماز سے غافل کرنے لگی تھی۔ پھر آپؐ نے ابوجہم کی دلداری کی خاطر انہی کی دی ہوئی ایک دوسری قمیص زیب تن فرمائی۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام)

☆ ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی اور چونکہ باغ بہت گھنا تھا اور کھجوروں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں، ان میں پھنس گئی اور نکلنے کی راہیں ڈھونڈنے لگی۔ ان کو باغ کی شادابی اور اس کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور اس کو تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے، پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا، فوراً رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا "یا رسول اللہ میں اس باغ کو صدقہ کرتا ہوں"۔

☆ ایک اور صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، فصل کا زمانہ تھا، دیکھا کھجوریں پھل سے لدی ہوئی ہیں۔ اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "اس باغ کی وجہ سے میں فتنہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس کو اموال صدقہ میں داخل کر لیجئے"۔ چنانچہ انہوں نے اس کو ۵۰ ہزار درہم میں فروخت کیا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام خمسین پڑ گیا۔

(موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ باب النظر فی الصلوٰۃ الی ما یشغلک عنھا)

—○○—

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں امام سے پہلے حرکت کرنے، بال اور کپڑے سنوارنے، توجہ منتشر کرنے، نظروں کو بے لگام چھوڑ دینے، کنکروں سے کھیلنے اور جمائیاں لینے، صفوں میں فاصلہ رکھنے سے بھی سختی سے منع کیا اور ان تمام لغویات سے روک دیا ہے جو نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ فرمایا:

"جو شخص نماز میں امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا بنا دے یا شکل گدھے کی طرح کر دے"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایوم بہ الماموم من اتباع الامام)

☆ اسی طرح آپؐ نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سنوارتا رہوں"۔

(بخاری کتاب الاذان باب لا یکف ثوبہ)

☆ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ "نماز میں توجہ ادھر ادھر ہو جاتی ہے"۔ فرمایا "یہ تو شیطان کا جھپٹا ہے جو وہ بندے کی نماز سے اچک کر لے جاتا ہے"۔

(بخاری کتاب الاذان باب الالتفات فی الصلوٰۃ)

☆ احادیث میں ہے کہ ایک موقع پر حضورؐ نے فرمایا:

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نماز میں نظریں آسمان کی طرف گھماتے ہیں۔ پھر حضور کے کلام میں شدت پیدا ہو گئی اور فرمایا، یا تو وہ اس حرکت سے باز آ جائیں یا ان کی بصارتیں اچک لی جائیں گی"۔

(بخاری کتاب الاذان باب رفع البصر الی السماء)

اسی طرح فرمایا:

"نماز میں جمائی شیطانی فعل ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آ جائے تو وہ اسے حتی الامکان روکے"۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب کراہیۃ التثاوب)

—○○—

☆ اگلے مرحلہ میں حضورؐ نے ان کاموں سے بھی منع فرمایا ہے جو دوسروں کی نماز میں خلل ڈالتی ہیں۔ مثلاً (۱) بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنا، (۲) نمازی کے آگے سے گزرنا، (۳) جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے آگے آنا، (۴) خطبہ جمعہ کے دوران باتیں کرنا اور کسی کو زبان سے خاموش کرانا۔

☆ ایک دفعہ جب حضور خطبہ دے رہے تھے ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آیا۔ حضور نے دیکھا تو فرمایا: بیٹھ جاؤ، تم نے ہم سب کو اذیت دی ہے"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"جس نے عمدگی سے وضو کیا، پھر جمعہ کے لئے آیا۔ امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دئے جائیں گے بلکہ تین دن زیادہ کے بھی۔ اور جو کنکروں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا"۔

(ترمذی ابواب الجمعہ باب فی الوضوء یوم الجمعہ)

☆ اسی طرح آپؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جب تو نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے یہ بھی لغو کام کیا ہے"۔ (یعنی اشارے سے خاموش کرانا چاہئے)

(بخاری کتاب الجمعہ باب الانصات یوم الجمعہ)

☆ نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید ہے۔ فرمایا:

"اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ وہ کتنا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

مسجد صادق شکاگو (امریکہ) میں

جلسہ یوم خلافت

بعض محفلیں اور تقاریب ایسی ہوتی ہیں کہ صرف ان کا لطف اٹھایا جاسکتا ہے، بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی روئیداد سنانے کا حق ادا ہی نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی روئیداد ایسی ہو سکتی ہے جیسی کہ وہ محفل تھی۔ ایسا ہی ایک بابرکت روحانی اجتماع بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء مسجد صادق شکاگو میں منعقد ہوا تھا۔

اس مسجد کا مختصر تعارف یہ ہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ممتاز صحابی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے یہ مسجد احمدیہ بنائی تھی اور خلافت رابعہ میں اسی جگہ ایک نہایت شاندار اور پرشکوہ مسجد "مسجد الصادق" کے نام سے تعمیر کی گئی جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکتوبر ۱۹۹۴ء میں فرمایا تھا۔

حسب روایت اس جلسے کے اطلاع نامے بڑے ہی دیدہ زیب کارڈز پر شائع کئے گئے جن کے ایک طرف شرکت کا دعوت نامہ اور پروگرام کی تفصیل اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف طبع کروایا گیا تھا۔ یہ بڑی اچھی روایت ہے کہ اگر مدعو شرکت نہ بھی کر سکے تو جماعت احمدیہ سے متعارف ضرور ہو جاتا ہے۔

جلسہ کا آغاز برادر نور احمد مکین صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جس کے بعد مکرم مولانا اظہر احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ شکاگو نے بڑے ہی عالمانہ انداز میں "یوم خلافت" کی اہمیت بیان فرمائی۔ تاریخ کے اوراق الٹتے ہوئے مولانا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ راشد حضرت یوشع بن نون سے "خلافت" کے ادارے کا تعارف کرانا شروع فرمایا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسی نہ کسی صورت میں اس کو باقی رکھ کر عیسائی دنیا اجتماعیت اور مرکزیت کا فیض حاصل کر رہی ہے۔ اس کے بعد خلافت کا ادارہ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام میں اپنی تمام تر شان سے جلوہ گر ہوا اور روحانی، دینی، دنیاوی، علمی، سیاسی اور حکومتی بنیادیں اس شان سے قائم کر گیا کہ خلفائے راشدین کا سنہری دور اسلام کو اس کی تمام تر شان سے اس زمانے کی ساری متمدن دنیا میں قائم کرنے کا موجب ہوا اور دنیا نے ایک عظیم روحانی اور تمدنی انقلاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

محترم مولانا سے پہلے صدر محترم جناب فلاح الدین صاحب شمس نے "اللہ نور السماوات والارض ..... الخ" کی آیات قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے بڑی ہی لطیف بات یہ بتلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مبدء الانوار ہے۔ اس کے نور کو دور دور تک پہنچانے اور پھیلانے کا کام Reflection یعنی انعکاس کے ذریعہ خلافت کرتی ہے۔ اس طرح درحقیقت انتشار نور کا کام صرف خلافت ہی کا ادارہ کرتا ہے اور مسلمانوں نے خلافت کی عظیم الشان برکت سے مونہہ موڑ کر اپنی یگانگت اور نکتہ مرکزی کو توڑ لیا اور دنیا میں بے حقیقت ہو کر رہ گئے۔ لیکن منشاء خداوندی کے ماتحت پھر اسلام کے نشاۃ ثانیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ادارہ خلافت حقہ کا احیاء فرمایا اور ساری دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی اسلام میں وہ زندہ جماعت ہے جس میں خلافت کا خدا نما ادارہ قائم ہے اور وہ اس کی برکات سے استفادہ کر رہی ہے۔

صدر محترم جناب فلاح الدین صاحب شمس نے مرکزی خطاب کے لئے برادر مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کی خوبی یہ ہے کہ خلافت حقہ کے ثمرات اور احسانات کا انہیں صرف مشاہدہ ہی نہیں بلکہ ذاتی تجربہ ہے۔ چنانچہ خلافت کی اہمیت، افادیت اور خدانمائی کے بارہ میں ان کا علم، علم الیقین اور عین الیقین کی حدود سے بہت آگے بڑھ کر حق الیقین کے بلند مقام تک پہنچا ہوا ہے۔

ازاں بعد محترم برادر مظفر احمد صاحب ظفر نے اس شاندار تعارف کو اس حسن و خوبی سے نباہا کہ سامعین تعارف کروانے والے اور جس کا تعارف کروایا گیا تھا دونوں کے تعلق سے یہ یقین کرنے پر مجبور ہو گئے کہ اس تعارف میں کہیں بھی مبالغہ کا شائبہ تک نہ تھا۔

مرکزی مقرر نے سب سے پہلے اس اہم نکتہ کی وضاحت فرمائی کہ "خلافت" خدا نما ادارہ ہوتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ سے اپنا ایک ذاتی پختہ تعلق ہوتا ہے اور اگر کوئی قیادت اللہ تعالیٰ کے احکام سے ہٹ کر کسی اور جانب انسان کو لے جاتی ہے تو وہ انسان کو دھوکہ دینے اور بھٹکانے والی ہوتی ہے جو بجائے خیر کے شر پر منتج ہوتی ہے۔ اس کی مثال انہوں نے دنیا بھر کے تمام نام نہاد قائدین اور خود امریکہ کے قائدین اور راہنماؤں کے حالات بیان کرتے ہوئے دی کہ ہر ایک دوسرے کے "اسکینڈلز" کی تشہیر کرتا ہے اور انہیں بےنقاب کرتا ہے۔ ہر لیڈر دوسرے لیڈر کے دور حکمرانی اور قیادت یا ماقبل قیادت کی خرابیوں اور کردار کی کمزوریوں کو بیان کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں ایک نہایت گندی اور مسموم فضا کا دور دورہ ہے۔ جس میں سوسائٹی کے تمام طبقات بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے ایک زہر آلودہ فضا میں بس رہے ہیں۔ اور اس بات کا ان قوموں کو کھلم کھلا اعتراف بھی ہے کہ دنیا بھر کی خرابیاں اوپر کی قیادت سے نچلی سطح پر عوام تک اتر رہی ہیں اور ان میں زہر گھول رہی ہیں۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ کی قیادت کی باگ ڈور ایک ایسے نیک اور بابرکت خلیفہ کے ہاتھ میں دی جاتی ہے جو رنگ و نسل، ملک و زبان اور علاقہ واریت کی حدود سے بالاتر ہو کر اپنے اتباع یعنی ساری دنیا کے احمدیوں کی اصلاح، فلاح اور ان کی دینی، روحانی اور دنیاوی ترقی اور فلاح و بہبود اس کا مطمح نظر ہوتی ہے۔ وہ ایسے اصول و قوانین پر عمل کرتی ہے جن سے علاقہ واریت ختم ہو کر آفاقیت وجود میں آتی ہے اور اس کی ترقی ہوتی ہے۔ آج احمدیت خدا کے فضل سے یک صد پچاس سے زائد ممالک میں قائم ہے۔ اور ان تمام اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعتوں میں سے ہر ایک کا احساس ہے کہ ان کا ایک روحانی باپ ہے جو سب سے یکساں محبت کرتا ہے اور سوائے نیکی کے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ سے ان کے پیوند اور تعلق کو مضبوط بناتا ہے۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتا ہے جو بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے لئے ایک اعجازی شان رکھتی ہیں۔ ساری دنیا مل کر بھی ایسے وجود کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اپنے ذاتی تجربات اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی شفقتوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ کس طرح قادیان اور ربوہ میں ان کو بلا کر تعلیم دی گئی اور کس طرح تبلیغ و ہدایت کے میدانوں میں اہم کام انہیں سونپے گئے۔ کیسے بروقت مشوروں سے نوازا گیا جو بہت ہی زیادہ خیر و برکت کا باعث ہوئے۔ ان حسین یادوں اور اپنی عملی اور علمی ترقیات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کیسے مخالفانہ حالات میں خلیفہ وقت کی دعاؤں سے یہ مرحلے طے ہوئے جو کہ لوگوں کی حیرانی کا باعث بنے۔

آپ نے فرمایا کہ خلیفہ کا وجود روحانی باپ کا ہوتا ہے اور جو افراد، اقوام اور مذاہب ترقی سے محروم اور روحانی اور دنیاوی بدحالی میں مبتلا اور قعر مذلت میں گرے ہوئے ہیں علاوہ اور وجوہات کے ایک سب سے اہم سبب ان کا مرکزی قیادت کی عدم موجودگی ہے اور احمدیت کا غلبہ، سچائی اور ترقی کا راز یہ ہے کہ اس میں خلافت راشدہ قائم ہے جو ہر طرح کی ترقی کی ضامن ہے۔ برادر موصوف کے جامع اور وقیع خطاب کا حاضرین نے بہت اچھا اثر قبول کیا۔

اس کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا گیا اور احباب نے مختلف سوالات اور تبصرے اور مشاہدات بیان فرمائے جن میں محترم صدر صاحب، مربی صاحب، مرکزی مقرر صاحب کے علاوہ محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ نے جو ایک سفید فام خاتون ہیں اپنے بہترین تبصروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مقررین اور سامعین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں محترم برادر مظفر احمد صاحب ظفر، نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور قبل از رخصت حاضرین کی ہلکی پھلکی تواضع کی گئی۔

اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں شرکت کے لئے احباب ارد گرد کے دیگر شہروں مثلاً ملواکی، زائن اور انڈیانا سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور مسجد حاضرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ برادر عبدالکریم صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ شکاگو کو مہمانوں اور حاضرین کے لئے جگہ بنانے کے لئے کئی مرتبہ احباب کو سمٹ کر بیٹھنے اور آگے بڑھتے رہنے کی طرف توجہ دلانی پڑی۔

قارئین سے التماس ہے کہ منتظمین جلسہ، مقررین اور حاضرین سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خدایا صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

(رپورٹ. ملک صفی اللہ خان ۔ شکاگو)

بقیہ:

قیام صلوٰۃ اور لغویات سے اعراض

(عبدالسمیع خان)

بڑا گناہ ہے تو اگر اس کو چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال بھی انتظار کرنا پڑتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا"۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اثم المارین یدی المصلی)

☆ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور میں قیام فرما تھے کہ ایک رات کو بارش ہونی شروع ہو گئی۔ اس وقت حضور مکان کی چھت پر تھے۔ بارش کی وجہ سے بالکونی میں جانے لگے تو دیکھا کہ عین دروازے میں مولوی عبداللہ صاحب نفل پڑھ رہے ہیں۔ حضور انہیں دیکھ کر دروازے کے باہر کھڑے ہو گئے اور بارش میں بھیگتے رہے۔ یہاں تک کہ مولوی عبداللہ صاحب نے نماز ختم کر لی تو آپ اندر داخل ہو گئے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صـ ۳۶)

☆ ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ قادیان میں مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو دروازے کے قریب ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور وہیں کھڑے ہو گئے اور جب تک وہ صاحب نماز پڑھتے رہے حضور وہیں کھڑے رہے اور ان کے نماز ختم کرنے کے بعد باہر تشریف لے گئے۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء)

—○○—

☆ حضرت حاتم اصم نماز کا طریق یوں بیان کرتے ہیں:

جب نماز کا وقت آتا ہے تو پانی سے ظاہر کا وضو اور توبہ سے باطن کا وضو کرتا ہوں۔ پھر مسجد میں جا کر مسجد حرام کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ مقام ابراہیم کو اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے سمجھتا ہوں۔ بہشت کو دائیں اور دوزخ کو بائیں ہاتھ۔ پل صراط کو قدموں کے نیچے اور ملک الموت کو پشت پر رکھتا ہوں۔ دل خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ تعظیم کے ساتھ تکبیر، حرمت کے ساتھ قیام، ہیبت کے ساتھ قراءت، تواضع سے رکوع، تضرع سے سجدہ، حلم سے قعود اور شکر کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔

(تذکرۃ الاولیاء صـ ۱۱۴، حالات حاتم اصم)

—○○—

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جب ظاہر وضو کرتے ہو تو ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیراللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے"۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صـ ۵۴۹)

اپنے ملک کے ابتدائی مخلص احمدی اور وہ بزرگان جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خاطر بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ حیرت انگیز قربانیاں دیں ان کی نیک یادوں پر مشتمل ایمان افروز مضامین لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

خطبہ جمعہ

سب سے اعلیٰ نمونہ جو اطاعت لینے والے کا نمونہ ہے وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نمونہ ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ جون ۱۹۹۶ء مطابق ۲۸ احسان ۱۳۷۵ هجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن واشنگٹن (امریکہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسولهٗ. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

(سورہ التوبہ: ۱۲۸ تا ۱۲۹)

آج جماعت ہائے احمدیہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کا تین روزہ اڑتالیسواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور آج ہی جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا بھی تین روزہ ساتواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے پس اس موقع پر جب کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے عالمی روابط قائم کر دیئے ہیں میں دونوں جلسوں کے مبارک آغاز کا آج جمعہ کے دن اعلان کرتا ہوں۔ جہاں تک آج کے خطبے کے موضوع کا تعلق ہے یہ وہی موضوع ہے جو آج سے پہلے دو تین خطبوں میں جاری ہے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ اس کثرت سے پھیلا رہا ہے اور اس تیزی سے نئی قومیں اور نئے ممالک کے بسنے والے جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں کہ میرے نزدیک اب سب سے بڑا اہم مسئلہ ان کی تربیت کا ہے۔ اور تربیت کے تعلق میں سب سے اہم مضمون اطاعت کا مضمون ہے کہ آنے والوں کو اطاعت کے آداب سکھائے جائیں اور وہ جنہوں نے انہیں دین سکھانا ہے انہیں اطاعت کروانے کے آداب سکھائے جائیں۔ ورنہ بہت سی غلط فہمیاں ایسی پیدا ہو سکتی ہیں جو نئے آنے والوں کو اسلام اور اسلام کے نظام سے متنفر کر دیں یا کم سے کم سخت غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیں۔ علاوہ ازیں جماعت میں پرانے داخل ہونے والوں کو بھی اس بات کی ضرورت رہتی ہے کہ بار بار ان کے سامنے اس مضمون کو تازہ کیا جاتا رہے۔

اطاعت کے تعلق میں گزشتہ دو خطبوں سے پہلے ایک خطبات کا سلسلہ شروع کیا تھا اس میں اطاعت کے تمام پہلوؤں پر قرآن کریم اور سنت کے حوالے سے روشنی ڈالی تھی۔ اب میں ان لوگوں کے فرائض کا یا ان ذمہ دار افسروں کے فرائض کا ذکر کر رہا ہوں جو اطاعت لینے پر مامور کئے گئے ہیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ شخص جس کی اطاعت کا حکم دیا جاتا ہے اسے خود بھی اپنے اندر بعض صلاحیتیں پیدا کرنا ہے جن صلاحیتوں کے بغیر وہ حقیقت میں کسی کو اطاعت کے آداب سکھا ہی نہیں سکتا، نہ کسی مطیع سے اس رنگ کی اطاعت کروا سکتا ہے جو اطاعت اسلام چاہتا ہے۔ چنانچہ سب سے اعلیٰ نمونہ جو اطاعت لینے والے کا نمونہ ہے وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا نمونہ ہے۔ سب سے زیادہ جس کی اطاعت فرض تھی سب سے زیادہ اطاعت لینے کے گر اسی نے سکھانے تھے اور اسی نے سکھائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے انداز امارت میں اتنی دلکشی ہے اور اتنا گہرا جاذب حسن ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ امارت سے متعلق ہر قسم کی غلط فہمیوں کو دور کرتا ہے بلکہ غیر معمولی طاقت اور جذب کے ساتھ لوگوں کو اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو کچھ عرصے سے میں نے جاری کیا ہے۔ اب اسی کے کچھ اور پہلو ہیں جو آج انشاء اللہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اطاعت جیسا کہ میں نے بیان کیا دنیا میں اگر کبھی کسی کی ہمیشہ کے لئے فرض ہوئی ہے تو وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اطاعت ہے کیونکہ قیامت تک آپ کی امارت کا دور ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس پہلو سے آپ حقیقتاً وہ زندہ رسول ہیں جن کی اطاعت سے سر مو بھی انحراف کی طاقت نہیں ہے اور اجازت نہیں ہے۔ ان غیر معمولی امارتوں کی صلاحیتوں کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو فطرتاً نصیب تھیں اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً وحی کے ذریعے آپؐ پر امارت کے اسلوب روشن فرمائے۔ اور وہی آیات ہیں جن کے حوالے سے میں اس مضمون کو جماعت پر کھول رہا ہوں۔ آج کے لئے جس آیت کا میں نے انتخاب کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لقد جآء کم رسول من انفسکم"۔ دیکھو تم میں ایک رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے۔ اور وہ شخص جو تم ہی میں سے ہے اس کی اطاعت تم پر لازم کر دی گئی ہے۔ لیکن تم میں سے ہونے کے باوجود وہ کچھ مختلف صفات رکھتا ہے۔ ایسی عظیم الشان صفات ہیں جو اسے تم میں سے ہونے کے باوجود تم سے جدا بھی کر رہی ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے "عَزِیز علیه مَا عَنِتم" جب بھی تمہیں کوئی دقت پیش آئے جب بھی تم کسی مشکل میں مبتلا ہو اس پر یہ بات شاق گزرتی ہے۔ ہر اس شخص کی تکلیف جس کا آپؐ کو مطاع بنایا گیا آپ کے دل پر چوٹ لگاتی ہے اور آپ کے اندر کرب کے آثار پیدا کر دیتی ہے۔ صرف انہی کی نہیں جو آپؐ کے غلام ہوئے بلکہ ان کی بھی جن تک آپؐ کا پیغام پہنچنا تھا اور جن تک پیغام پہنچنے کے باوجود یہ مقدر تھا کہ وہ انکار کر دیں گے ان کے انکار کا تصور بھی آپ کو اذیت پہنچاتا ہے۔

پس یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ہر امیر کو اپنے دل اور اپنے نفس میں ٹٹولنا چاہئے کہ موجود ہے بھی کہ نہیں۔ اور یہ وہ بنیادی صفت ہے جو اسلامی اطاعت کے تصور کو ڈکٹیٹرشپ کے تصور سے بالکل جدا کر دیتی ہے۔ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اطاعت کے رنگ دیکھ کر بسااوقات غلط فہمیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں یعنی وہ لوگ جو غیر ہیں اور بعض مستشرقین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے تو ایک بہت ہی خطرناک اور مکمل ڈکٹیٹرشپ کا نظام پیش کیا ہے۔ دیکھو جیسی اطاعت حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی آپ کے زمانے میں کی گئی اور جس طرح ہر فرد بشر اپنے آپ کو آپؐ کے حکم کے تابع سمجھتا تھا اتنی سخت اطاعت تو دنیا کی کسی ڈکٹیٹرشپ میں نہ دیکھی گئی، نہ سنی گئی۔ پس گویا اسلام ایک شخصی حکومت کی اور ایسی شخصی حکومت کی بنیاد ڈال رہا ہے جس کی نظیر انسانی شخصی حکومتوں میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ ایک محض سطحی اعتراض ہے اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور یہ وہ اعتراض ہے جس کو آج پیش نظر رکھ کر میں وضاحت کے ساتھ ڈکٹیٹرشپ اور اسلامی نظام امارت میں فرق کر کے دکھانا چاہتا ہوں۔

کچھ امور تو وہ ہیں جن کا قرآن کریم نے یہاں ذکر فرمایا یعنی وہ شخص جو ہمہ وقت اپنے پیچھے چلنے والوں، اپنے مطیع افراد جماعت کے لئے بے چین رہے اور بے قرار رہے، ایک ادنیٰ سی تکلیف ان کی اسے ہمیشہ گہری تکلیف میں مبتلا کر دے اس شخص کے متعلق ڈکٹیٹرشپ کا کوئی تصور ممکن ہی نہیں۔ کوئی دنیا کا ڈکٹیٹر دکھائیں تو سہی جسے ان لوگوں کے تعلق میں جن پر اسے حکومت نصیب ہو ایسی لگن لگ جائے ان کی تکلیفوں کے احساس کی کہ کوئی دور کسی جگہ بھی مصیبت میں مبتلا ہو تو یہاں وہ خود بے قرار ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے صحابہ سے وہ توقعات رکھیں جو آپؐ اپنے دل میں، اپنی ذات میں محسوس فرمایا کرتے تھے۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جو خود تھے ویسا ہی دوسروں کو بھی دیکھنا چاہتے تھے۔ اور بسااوقات آپؐ کا یہ انداز تھا کہ نیکی کی باتیں اپنی ذات سے منسوب کرنے کی بجائے مثالوں کی صورت میں بیان فرمایا کرتے یا صحابہ سے توقعات کی صورت میں بیان فرمایا کرتے۔ مثلاً یہ کہنے کی بجائے کہ میں وہ ہوں جس کے متعلق خدا نے یہ کہا ہے آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت، مومنوں کی جماعت کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک بدن ہو اور سب ایک بدن کے اعضاء ہوں۔ اگر کسی کے پاؤں کی انگلی کے کنارے پر بھی کانٹا چبھے تو سارا بدن اس سے اذیت محسوس کرے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ یہ مثال جب تک حضرت اقدسؐ کی اپنی ذات کی نہ ہو آپؐ آگے بیان فرما ہی نہیں سکتے تھے۔ اور سب سے زیادہ یہ مثال خود آپؐ کی ذات پر چسپاں ہوتی تھی۔ کسی مومن کی کوئی تکلیف آپؐ کے لئے قابل برداشت نہیں تھی۔ پس آپؐ نے جب خود اپنے متعلق کھول کر بات بیان نہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ذات کے متعلق کھول کر ہمارے سامنے رکھ دی۔ "عزیز علیه ما عنتم" تمہیں بسااوقات خیال بھی نہیں ہوگا کہ تم تکلیف میں مبتلا ہو اور کوئی تمہارے لئے بے قراری سے راتوں کو جاگ کر دعائیں کر رہا ہے۔ لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جیسا مطاع تمہیں نصیب ہوا ہے کہ تمہاری خاطر، تمہاری تکلیفوں میں مبتلا رہتا ہے۔ "حریص علیکم" تمہارے لئے حریص ہے۔ یعنی صرف تمہاری تکلیف کے احساسات میں شدت نہیں رکھتا بلکہ تمہاری بھلائی کے خیال میں ایک حریص کی طرح اس کی حالت ہے۔ حریص ایسے شخص کو کہتے ہیں جسے ایک طلب کی لگن لگ جائے جو اور چاہے، اور چاہے اور پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے۔ تو فرمایا تمہارے متعلق خیر کی ایسی تمنا اس کے دل میں ہے کہ جتنی بھی تمہیں خیر عطا ہو اس سے اور بڑھ کر یہ تمہارے لئے چاہتا ہے۔ پس تکلیف کا

یہ احساس اور خیر کی یہ تمنا کیا کبھی دنیا کے کسی ڈکٹیٹر میں ایسی یا اس سے کروڑواں حصہ بھی دکھائی دی ہے۔

ڈکٹیٹر اگر کچھ تعلق اپنی ذات کا رکھتے ہیں تو ان لوگوں سے جو ان کی سچی جھوٹی ہر بات مان کر ان کے مظالم میں ان کے شریک اور ان کی حکومت کی بقاء کے لئے ہر دوسرے پر ہر ظلم کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی امارت کا اس بات سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

ہم نے تمام دنیا میں اسلامی اطاعت کی روح پیدا کرنی، اس کے نمونے دکھانے ہیں۔ اور تمام دنیا میں اسلامی اطاعت حاصل کرنے کے سلیقے حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے حوالے سے بتلانے ہیں۔

پھر فرمایا "حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم" یہاں "علیکم" کے لفظ نے یہ بتا دیا کہ آپؐ کا یہ رجحان تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ کیونکہ جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے ان کے متعلق الگ مضمون بیان فرمایا گیا ہے "بالمؤمنین رؤف رحیم" یعنی اس آیت کا خطاب دراصل تمام بنی نوع انسان سے ہے۔ "لقد جآء کم رسول من انفسکم" اے بنی نوع انسان تم ہی میں سے ایک رسول مبعوث ہوچکا ہے، مبعوث فرما دیا گیا ہے۔ وہ تمہاری ہر تکلیف کے لئے پریشان رہتا ہے۔ تمہاری ہر تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اور تمہارے لئے خیر کا اتنا خواہاں ہے کہ گویا اسے حرص لگ گئی ہے۔ اور جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے رؤف رحیم ہے۔ رؤف خدا کا نام ہے، خدا کی صفت ہے اور رحیم بھی خدا کی صفت ہے۔ یہ وہ خاص موقع ہے جہاں صفات باری تعالیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرمایا گیا ہے یا آپؐ کی ذات میں ان صفات کا اطلاق دکھایا گیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس آیت کے حوالے سے اس مضمون پر بہت روشنی ڈالی کہ یہ ایک غیر معمولی آیت ہے جو خدا کی صفات رؤف اور رحیم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات میں جاری دکھاتی ہیں۔ یعنی مومنوں کا جہاں تک تعلق ہے اس کی رافت گویا خدا کی رافت ہے۔ مومنوں کا جہاں تک تعلق ہے اس کی رحمت گویا خدا کی رحمت ہے۔ لیکن اس لگن میں جو مومنوں کی تکلیف کے خیال کی لگن بھی ہے اور ان کی بھلائی دیکھنے کی لگن بھی ہے ایک ادنیٰ سا بھی تعلق اپنے نفس کا شامل نہیں۔ کوئی غرض یہ نہیں ہے کہ اگر میں اس طرح سلوک کروں گا تو میری اطاعت کی جائے گی۔ جہاں تک آپؐ کی اطاعت کا تعلق ہے آپؐ جانتے ہیں کہ محض خدا کی خاطر میں اطاعت کا حق دار ہوں اور میری رافت اور رحمت کا اطاعت حاصل کرنے سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں اس سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ فرمایا "فان تولوا" پس اگر یہ لوگ پھر جائیں اور تیری طرف پیٹھ پھیر کر چلے جائیں "فقل حسبی اللہ" کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں تم پر اس لئے مہربان تھا، اس لئے رؤف اور رحیم تھا کہ تمہاری اطاعت چاہوں اور مجھ سے ذاتی تعلق کی وجہ سے تم میرے زیادہ مطیع ہو جاؤ۔ "فقل حسبی اللہ" اللہ میرے لئے بہت کافی ہے "لا اله الا هو" اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میں ہر جھوٹے معبود کا انکار کرتا ہوں۔ مجھے اور کسی پر نہ توکل ہے، نہ کسی کی ضرورت ہے "علیه توکلت" اسی پر میں توکل کرتا ہوں "وهو رب العرش العظیم" اور وہ بڑے عظیم عرش کا رب ہے۔

اب عظیم عرش کا رب کہنے میں یہاں کون سی حکمت ہے جو اس مضمون کے ساتھ اس بیان کو باندھ رہی ہے۔ اصل میں عرش تخت کو کہتے ہیں اور اطاعت کروانے کا مضمون تخت سے تعلق رکھتا ہے۔ شہنشاہی کے تصور کے ساتھ امارت کا تعلق ہے جو اٹوٹ تعلق ہے۔ جہاں بھی آپ بڑے عظیم شہنشاہ یا بادشاہ یا جابر کی بات کرتے ہیں وہاں اس تخت کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے جس پر بیٹھ کر وہ حکومت کرتا ہے۔ فرمایا کہ میں تمہاری چند لوگوں کی اطاعت پر کیسے نازاں ہوسکتا ہوں تم کرو یا نہ کرو میرا اس ذات سے تعلق ہے جو رب العرش العظیم ہے۔ جس کی تخت گاہ کائنات میں ہر چیز پر حاوی ہے اور کوئی ادنیٰ ذرہ بھی کائنات کا اس کی اطاعت اور اس کی عظمت سے باہر نہیں ہے۔ پس میں اگر تمہارا مطاع بنایا گیا ہوں تو اپنی ذات کی وجہ سے نہیں رب عرش عظیم کے تعلق کی وجہ سے بنایا گیا ہوں۔ تمہاری خاطر میں قربانیاں دوں گا، قربانیاں دیتا ہوں، تم پر مہربان ہوں، مہربانی کا سلوک کرتا رہوں گا مگر اس وجہ سے نہیں کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ تمہیں میری ضرورت ہے۔ اس لئے کہ میں رب عرش عظیم کا نمائندہ ہوں۔

یہ وہ پہلو ہے امارت کا جس کو ہمیں ہر احمدی امیر میں دیکھنا ہوگا کیونکہ اس کے بغیر وہ لوگ جو اطاعت کرتے ہیں انہیں نہ اطاعت کا سلیقہ عطا ہوسکتا ہے، نہ حوصلہ مل سکتا ہے، نہ ان کا دل ہر قسم کی نفسانی ملونی سے پاک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اطاعت کرنا ایک مشکل کام ہے۔ اطاعت کرنا ایک مشکل کام ہے کیونکہ ہر انسان اپنی انا کا غلام ہے۔ اور جب اس کی انا کسی اور کی راہ میں حائل ہوتی ہے تو ہمیشہ انا دل میں ایک کہرام مچا دیتی ہے۔ ہر اطاعت کے وقت اس کا دل چاہتا ہے کہ میں آزاد ہوں ہر قسم کی غلامی سے باہر نکل آؤں۔ پس یہ جو آزادی کا پیغام انا دیتی ہے وہ ہر دوسرے کی اطاعت سے متصادم ہو جاتا ہے۔ اور جہاں تک دنیا کی اطاعتوں کا تعلق ہے یہ انا ضرور سر اٹھاتی ہے مگر اندر ہی اندر بڑبڑاتی رہتی ہے اگر زور نہ چلے۔ اور جب بس چلے وہ اطاعت کا جوا اتار پھینکنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔

پس یہ بھی ایک فرق ہے جو ڈکٹیٹرشپ کی اطاعت اور اللہ کی طرف سے ماموروں کی اطاعت کا فرق ہے۔ وہاں انا کو دبانے کے لئے تمام بیرونی سامان مہیا ہوتے ہیں تمام بیرونی طاقتیں ڈکٹیٹروں اور جابروں کے ہاتھوں کو یا دست قدرت کو نصیب ہوتی ہیں۔ وہ جو چاہیں کریں جیسے چاہیں کریں۔ اور جتنا وہ بڑا ڈکٹیٹر کوئی ہو اتنا ہی زیادہ مطیع کے دل میں بغاوت کے جذبات بھڑکتے رہتے ہیں۔ اور جب ایک ڈکٹیٹر اپنی کرسی کو چھوڑتا ہے خواہ وہ مر کر چھوڑے یا کسی اور ذریعے سے تو وہ نفرت کے دبے ہوئے جذبات یک دم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر جس اطاعت کا ذکر میں کر رہا ہوں یعنی اللہ کی طرف سے ماموروں کی اطاعت، مامور من اللہ کی اطاعت اس اطاعت کا بالکل برعکس حال ہے۔ وہاں ان صفات کا انسان جن کا بیان ان آیات میں کیا گیا ہے وہ نہ تو اطاعت لینے کی خاطر ان پر مہربان ہوتا ہے اور نہ ان کے عدم اطاعت کے جذبات سے ایک ذرہ بھر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

اور ایک اور بڑا فرق یہ ہے کہ اس کی اطاعت باوجود اس کے کہ سب سے زیادہ سخت ہے پھر بھی ایک آزادی کا پہلو بھی اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو چاہے اس کی اطاعت سے جب چاہے پھر کر، پیٹھ پھیر کر الگ ہو جائے۔ اور اس کا اختیار ہر اطاعت کرنے والے کو دیا گیا ہے "من شآء فلیؤمن و من شآء فلیکفر"۔ "فان تولوا" میں یہی مضمون بیان ہوا، فرمایا کہ تجھ میں جو اطاعت کروانے کی غیر معمولی طاقتیں پائی جاتی ہیں اس کے باوجود ہم نے تیری اطاعت کرنے والوں کو کھلی اجازت دی ہے جب چاہیں وہ تیری طرف پیٹھ پھیر کر تجھ سے الگ ہو جائیں۔ اور اس اجازت کے نتیجے میں جو لوگ تجھے چھوڑیں گے ان کے متعلق ہماری ہدایت یہ ہے کہ تو نے ذرہ بھی غم نہیں کرنا۔ کیونکہ یہ خدا کے کام ہیں اور تیری طرف پیٹھ پھیر کر جانے والے حقیقت میں اللہ کی طرف پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ ان کا حساب اللہ پر ہے۔ تجھے نہ ان کی فکر ہے نہ ان کے لئے تو جوابدہ ہوگا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بطور اللہ کی طرف سے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کے جو مضامین ان آیات میں بیان ہوئے ہیں وہ کلیۃً اللہ کی خاطر اطاعت کے مضمون کو غیر اللہ کی اطاعت کے مضمون سے جدا کر دیتے ہیں ان میں کوئی بھی آپس میں باہمی اشتباہ باقی نہیں رہتا۔

"علیه توکلت" کا مضمون پہلے بھی ایک آیت میں بیان ہوا اور وہ یہی امارت کے تعلق والی آیت تھی۔ اس سلسلے میں اب میں احمدی امراء کو اور ہر اس شخص جو کسی پر کسی کام میں، کسی دائرے میں امیر بنایا گیا ہے کچھ نصیحتیں کرنی چاہتا ہوں۔ بہت سے نئے آنے والے جماعت میں داخل ہونگے۔ آپ ان سے توقع رکھیں گے کہ وہ نظام جماعت کا ایک اٹوٹ انگ بن جائیں۔ ایک نہ جدا ہونے والا حصہ ہو جائیں۔ وہ نظام جماعت کی اطاعت کریں اور ایک بدن کا وہ منظر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش کیا وہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھے بلکہ دنیا کی تمام قومیں ایک بدن بن جائیں۔ اور ایک بدن جہاں اپنے ہر عضو کی تکلیف میں تکلیف کا احساس رکھتا ہے وہاں اس کا ہر عضو اس کی مرکزی قیادت کی اطاعت بھی کرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔ اور اطاعت کا جہاں تک تعلق ہے یعنی بدن کی اطاعت کا اس کا تعلق حسیات سے ہے۔ اس حوالے سے میں اس مضمون کو مزید کھولنا چاہتا ہوں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومنوں کی جماعت سے مجھے توقع ہے کہ وہ ایک بدن کی طرح ہو جائیں۔ انگلی پر بھی کوئی زخم آئے یا گزند پہنچے تو سارا بدن اس کے لئے بےقرار ہو جائے۔ اس مضمون کا تعلق زود حسی سے ہے۔ اور زود حسی کے بغیر نہ تکلیف ساری جماعت میں یکساں محسوس ہوسکتی ہے اور نہ خوشی سب جماعت میں برابر محسوس ہو سکتی ہے۔ پس اس امر کے لئے زود حسی پیدا کرنا ضروری ہے جس کا جذبات سے تعلق ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اطاعت میں جذبات کو ایک گہرا دخل ہے اور یہ مضمون ہے جو ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جذبات پیدا کرنا یہ امیر کا کام ہے وہاں سے جذبات شروع ہونے چاہئیں۔ اگر امیر ہمدرد ہے اگر امیر دوسرے کی تکلیف پر بےچین ہوتا ہے اگر ہر تکلیف پر اس کا ذہن از خود کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح میں اپنے زیر

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

نگیں یعنی خدا کی خاطر زیرِ نگیں لوگوں کی بھلائی کے لئے تدبیریں سوچتا رہوں تو یہ وہ سچا امیر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے نقشِ قدم پر ہے۔ اور ایسے امیر کے لئے محبت پیدا ہونا لازمی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ ایسے امیر کی جس کا نقشہ یہاں کھینچا گیا ہے اطاعت ایک خشک منطقی اطاعت ہو۔

تمہارے اردگرد جو لوگ ہیں انہیں پاک رکھنا تمہاری امارت کی ذمہ داریوں میں سے ہے اور ان کی کمزوریوں سے صرفِ نظر کی تمہیں اجازت نہیں۔

خشک منطقی اطاعت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ خشک منطقی اطاعت ہے جو ڈکٹیٹروں سے تعلق رکھتی ہے وہ دنیا کے بادشاہوں اور حکومتی نظاموں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں جہاں انسان چاہے جہاں بس چلے وہ اطاعت سے فرق کرے گا اطاعت سے باہر نکلنے کی کوشش کرے گا اور وہاں کی اطاعتیں مجبوری کی اطاعتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ نظام کی اطاعت مجبوری تو رکھتی ہے مگر وہ ایک دل کی مجبوری ہے اور ان دو مجبوریوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک شخص کو اجازت ہو کہ وہ ایک چیز کو اختیار کرے یا دوسری کو اختیار کرے اور پھر ایک کٹھن راہ کو اختیار کرلے تو یہ محبت کے تعلق کے بغیر ممکن نہیں۔ جب آسان راہ بھی کھلی ہو اور مشکل راہ بھی کھلی ہو تو دنیا کی حکومتیں تو مشکل راہ پر ڈنڈے کے زور سے چلاتی ہیں اور سزا کے خوف سے وہ اپنی اطاعت کا سکہ منواتی ہیں۔ مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی یہ بات ہر وہ کھلا رستہ رکھتی تھی جس رستے پر چل کر اطاعت کرنے والے ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتے تھے اور امن کی راہیں ان پر ہمیشہ کشادہ رہتی تھیں۔ جب چاہتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے تعلق توڑ کر وہ اپنی تکلیفوں میں کمی کر سکتے تھے بلکہ ان سے نجات حاصل کر سکتے تھے۔ پس اس اختیار کے باوجود جہاں اطاعت سے نکلنے کا رستہ بھی کھلا ہو اور اس رستے کے ذریعے ہر قسم کی تکلیفوں سے نجات کا رستہ بھی کھلا ہو پھر اطاعت کے رستے پر قائم رہنا اور تکلیفوں کو برداشت کرنا اور خوشی سے برداشت کرنا یہ محبت کے تقاضے ہیں، اس میں کوئی میکانکی حالت نہیں پائی جاتی۔

پس ڈکٹیٹرشپ کا اس قسم کی اطاعت کے ساتھ کوئی دور کا بھی علاقہ نہیں۔ کوئی پاگل ہوگا جو یہ وہم کرے کہ یہ اطاعت جس کا نقشہ اسلام کھینچ رہا ہے یہ ڈکٹیٹرشپ کی اطاعت ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بعض صحابہ کو دشمنوں نے دھوکے سے گھیر کر ان کو یا تو ایک ٹیلے پر ہی ہلاک کر دیا تیروں کے ذریعے یا بعض کو پکڑ لیا اور جن جن قبیلوں کو کوئی شکوہ تھا کہ کسی شخص نے کسی جہاد کے دوران ان کے قبیلے کے کسی آدمی کو مارا تھا یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو شخص بھی قیدی ہاتھ آئے اسے اس قبیلے کے سپرد کیا جائے، وہ اپنا انتقام لے۔

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ایک صحابی ایک ایسے ہی قبیلے کے ہاتھ آئے جو اپنی دشمنی کا انتقام لینا چاہتا تھا۔ جب ان کے قتل کا فیصلہ ہوگیا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اب بتاؤ موت سے پہلے اگر تمہیں یہ اختیار دیا جائے کہ تمہاری جگہ محمد رسول اللہ ہوں اور وہ پکڑے جائیں اور تمہیں آزادی مل جائے تو بتاؤ تمہارا کیا فیصلہ ہوگا۔ اس نے کہا خدا کی قسم یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا، میں تصور نہیں کر سکتا کہ میری زندگی کے بدلے محمد رسول اللہؐ کو مدینے کی گلیوں میں ایک چھوٹا سا کانٹا بھی چبھ جائے۔ یہ وہ اطاعت ہے جو محبت کی اطاعت ہے جس کا ڈکٹیٹرشپ کی اطاعت سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور پھر ان قیدیوں میں سے ایک نے آخری خواہش کا یہ اظہار کیا کہ مجھے دو نفل پڑھ لینے دو، میری دلی آخری تمنا یہی ہے کہ میں خدا کے حضور عبادت کرتا ہوا حاضر ہوں۔ پس دو نفل انہوں نے پڑھ لئے اور نیزہ ان کی چھاتی سے آر پار گزرا تو ایک ہی لفظ، ایک ہی نعرہ تھا جو ان کے مونہہ سے نکلا فزت برب الکعبة، فزت برب الکعبة رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا، رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ اب یہ اطاعت کیا ڈکٹیٹرشپ کی اطاعت ہے!

ہم نے جس اطاعت کے مضمون کو آج سب دنیا کو سمجھانا اور سکھلانا ہے وہ یہ اطاعت ہے جس کی میں باتیں کر رہا ہوں قرآن و حدیث اور سنت محمد رسول اللہ اور آپؐ کے صحابی کی سنت کے حوالے سے آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اور یہ اطاعت ممکن نہیں جب تک اطاعت کروانے والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مطیعوں کی محبت میں مبتلا نہ ہو جائے۔ میں جب کہتا ہوں مبتلا نہ ہو جائے تو یہ ایک بےاختیار کیفیت ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس کیفیت میں مبتلا تھے اس کے سوا آپؐ کے پاس چارہ کوئی نہیں تھا۔ آپ ان لوگوں کے غم میں بےقرار ہو جایا کرتے تھے جن کی ہلاکت کے فیصلے آسمان پر ہوتے تھے۔ اور اتنے بےقرار ہوتے تھے کہ آسمان سے خدا آپؐ کو مخاطب کرکے فرماتا تھا کہ اے میرے بندے کیا تو ان دشمنوں کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کرلے گا۔ یہ بھی وہ کیفیت ہے، وہ آسمانی راز ہے جو کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم خود نہ کھولتے مگر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان آیات کے ذریعے ان مضامین کو ہم پر روشن فرمایا۔

لیکن اس کے باوجود ایک ادنیٰ بھی خوف اپنے ماننے والوں یا وہ جن کے لئے مامور تھے ان کے پیٹھ پھیر کر چلے جانے کا آپؐ کے دل میں لاحق نہیں تھا۔ اور قرآن کریم کی دوسری آیت اس مضمون کو اس طرح بیان فرماتی ہے "لاتمنن تستکثر" اے محمد صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کیونکہ آپؐ اولین مخاطب ہیں آپؐ کے حوالے سے دوسرے بھی مخاطب ہیں مگر اولین مخاطب آپؐ ہیں تو کبھی بھی اس غرض سے احسان نہ کر کہ اپنا رسوخ بڑھا۔ "تستکثر" یہاں اس تعلق میں یہ ہے۔ ہرگز اس خیال سے کسی پر احسان نہ کر کہ تو اپنا رسوخ بڑھا۔ تجھے اپنا رسوخ بڑھانے کی ضرورت نہیں۔ خدا تیرے لئے کافی ہے اور وہی ہے جو ہمیشہ تیرا رسوخ بڑھاتا رہے گا۔ پس "علیہ توکلت" کا مضمون اس بات کو کھول رہا ہے کہ اطاعت میں، اطاعت کروانے میں جذبہ محبت کا ہے جو کام کرے گا۔ جذبہ فدائیت کا ہے جو کام کرے گا لیکن ایسی فدائیت ہے جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ انسان اس میں مبتلا ہوگیا ہے اس کا بس ہی کوئی نہیں۔

لوگ جب ماؤں کو کہتے ہیں کہ اپنے بچے کی تکلیف میں غم چھوڑ دے یا اپنے فوت شدہ بچے کے لئے اس قدر اندوہناک نہ ہو تو وہ نصیحت کرنے والوں کو محبت اور احسان کی نظر سے تو نہیں دیکھتی۔ وہ شکوے اور تکلیف کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وہ کہتی ہے تمہیں پتہ کیا ہے کہ محبت ہوتی کیا ہے۔ تم کیا جانتے ہو کہ اپنے پیاروں کے دکھ کو انسان کس مشکل سے برداشت کرتا ہے۔ پس یہ سمجھانے کے قصے نہیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی جب حضرت اقدس محمد رسول اللہ کو یہ سمجھایا گویا سمجھایا کہ یہ نہ کر تو ہرگز مراد یہ نہیں تھی کہ آپؐ کو باز رکھا جا رہا تھا۔ یہ ایک محبت اور پیار کا اظہار ہے۔ محض اس بات کا اظہار ہے کہ میری تیرے دل پر ہمیشہ نظر رہتی ہے اور یہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور ایک بھی اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ ایسی دو آیات جو نازل ہوئیں جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ دشمنوں کے لئے اپنے آپ کو ہلاک نہ کر ان آیات کے نزول کے بعد آپؐ نے غم چھوڑ دیا ہو۔

سورہ ہود کے متعلق فرمایا اس نے تو مجھے بوڑھا کر دیا ہے کیونکہ یہ غم بناوٹ کا غم نہیں تھا۔ جو بناوٹ کا غم نہ ہو جو بےاختیار ہو اس پر نصیحت کا کوئی اثر ویسے ہی ممکن نہیں ہے کیونکہ دل کے معاملات میں نصیحت کا کیا تعلق۔ پس وہ غلط سمجھتے ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے گویا آپ کو حکم دیا کہ آج کے بعد غیروں کی فکر کرنا چھوڑ دے۔ یہ محمد رسول اللہ کی فکر ہی تو تھی جس نے دنیا کی کایا پلٹی ہے۔ اس فکرمند اور بےقرار کی دعائیں ہی تھیں جس نے ایک عظیم انقلاب برپا کرکے دکھادیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درحقیقت جو انقلاب عرب میں رونما ہوا جو حیرت انگیز انقلاب برپا ہوا کہ صدیوں کے مردے جاگ اٹھے اور قبروں سے باہر آگئے۔ یہ انقلاب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کا انقلاب تھا۔ پس خدا کیسے آپ کو بےقرار دل کی دعاؤں سے باز رکھ سکتا تھا، باز کرتا یہ خیال ہی بالکل باطل اور بےحقیقت ہے۔ بعض پیار کے اظہار ہوا کرتے ہیں۔ یہ محض اللہ کے پیار کا اظہار ہے کہ میری تجھ پر نظر ہے۔ تو لوگوں کے لئے بےقرار ہے میں تیرے لئے بےقرار ہوں۔ اور ان معنوں میں خدا کا بےقرار ہونا ایک محاورہ ہی نہیں حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ارشادات سے یہ ثابت ہے کہ جس رنگ میں بھی یہ ممکن ہے ہم نہیں جانتے کہ کیسے ممکن ہے بعض دفعہ اپنے بندوں کی خوشی پر اللہ خوش ہوتا ہے اپنے بندوں کی ہنسی کے ساتھ اللہ ہنستا ہے اپنے بندوں کے غم میں خدا گویا مبتلا ہو جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث جس کا میں بارہا ذکر کرچکا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے پوچھے گا کہ جب میں مصیبت میں مبتلا تھا تم نے کیوں میری فکر نہ کی۔ جب میں بھوکا تھا تو نے مجھے کیوں کھانا نہ کھلایا۔ جب میں ننگے بدن تھا تو نے مجھے کیوں کپڑے نہ پہنائے۔ اس مضمون کی تفصیلی حدیث ہے۔ ہر ایسے موقع پر وہ بندہ جسے خدا مخاطب ہوگا بےقرار ہوکر جواب دے گا کہ اے رب العالمین تو کب

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

FOR GERMANY

THE ASIAN CHOICE FOR TV

GET CONNECTED !!

MTA - ZEE TV - ASIA NET

RECEIVER. DECODER. DISH. SMART CARD ARE AVAILABLE.

JUST CALL

KHAN SATELLITE NTECHNIK

OFFICIAL ZEE TV AGENT

TEL. & FAX : 08257 / 1694

بھوکا تھا۔ کیسے ممکن ہے کہ تو بھوکا ہو۔ تو کب ننگے بدن تھا۔ کیسے ممکن ہے کہ تو ننگے بدن ہو۔ کب تجھے بھوک اور پیاس نے تڑپایا کہ میں تیری خدمت کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ یہ جواب دے گا کہ جب میرا ایک غریب بندہ ننگے بدن تھا تو میں ننگے بدن تھا۔ تم نے کیوں اس کا خیال نہ کیا۔ پس یہ جو اختیار ہے نیک و بد کا اس سے بعض بڑے کریہہ مناظر پیدا ہوتے ہیں تکالیف کے مگر یہ بھی خدا تعالیٰ کے ایک عظیم پرحکمت نظام کا حصہ ہیں۔ لیکن یہ خیال کر لینا کہ اللہ رحیم نہیں ہے ورنہ وہ ان تکلیفوں کو دور کر دیتا ایک جاہلانہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے انداز امارت میں اتنی دلکشی ہے اور اتنا گہرا جاذب حسن ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ امارت سے متعلق ہر قسم کی غلط فہمیوں کو دور کرتا ہے بلکہ غیرمعمولی طاقت اور جذب کے ساتھ لوگوں کو اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔

خیال ہے یہ حدیث ان خیالات کا بطلان کرتی ہے۔ اللہ کو اپنے سب بندوں کا احساس ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس تکلیف کے بدلے جو انہیں عارضی طور پر دنیا میں پہنچے گی انہیں وہ اتنا خوش کر سکتا ہے، اتنا خوش کرے گا کہ وہ لوگ سمجھیں گے کہ یہ جو کچھ ہمیں نصیب ہو رہا ہے اس کا، ہمارے دکھوں سے اس کی کوئی بھی نسبت نہیں۔ وہ دکھ ان کو حقیر محسوس ہونگے بے معنی دکھائی دیں گے۔ کیونکہ جب ایک معمولی تکلیف کا بہت بڑا انعام دیا جاتا ہے تو تکلیف بالکل کالعدم ہو جایا کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے جب میں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے جب یہ کہتا ہے کہ اے میرے بندے بےقرار نہ ہو تو یہ کہنا ہرگز جائز نہیں کہ دراصل یہ پیغام ہے کہ اے میرے بندے میری خاطر تو دنیا کے دکھوں سے بےقرار ہو رہا ہے اس طرف نظر کر کہ میں تیرے لئے آسمان پر بےقرار ہوں۔ ورنہ یہ نصیحت کبھی خدا تعالیٰ نہ فرماتا۔ یہ وہ جذبہ ہے جو ایک حیرت انگیز لافانی اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے اور اطاعت امارت سے شروع ہوتی ہے۔

پس آپ میں سے ہر وہ شخص جس کے سپرد کسی قسم کے امارت کے مناصب سونپے جائیں وہ یاد رکھے کہ ایک ہی اطاعت کروانے کا رنگ ہے اور وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا رنگ ہے۔ اس رنگ کو اپنائیں گے تو خدا کے رنگ اپنائیں گے۔ اگر اس رنگ کو نہیں اپنائیں گے تو آپ اس بات کے اہل ہی نہیں ہیں کہ آپ کی کسی معنے میں بھی اطاعت کی جائے۔ اس تعلق میں بعض اور آیات بھی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ مگر چونکہ وقت کم ہے اس لئے صرف ایک سورہ مدثر کی بعض آیات ہیں انہی پر میں قرآن کریم کے حوالے کو ختم کروں گا۔ پھر احادیث کے حوالے سے چند اور امور آپ کے سامنے رکھوں گا۔

فرمایا "**یایھا المدثر**" اے فرغل پہنے ہوئے یا کوٹ پہنے ہوئے، جو اوپر کا کوٹ ہے کھڑے ہونے والے "**قم فانذر**" کھڑا ہو جا اور ڈرا "**و ربک فکبر**" اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر "**و ثیابک فطھر**" اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ یہاں جو امیر کے فرائض ہیں ان میں ایک بہت اہم فریضہ اپنے ساتھیوں کو پاک کرنے کا فریضہ ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا "**و ثیابک فطھر**" جہاں تک شفقت اور رحمت کا تعلق ہے یہ کوئی نفسانی کمزوری کی شفقت اور رحمت نہیں ہے۔ پس اگر کوئی امیر یا کوئی شخص کسی معنوں میں بھی مامور بنایا گیا ہو وہ سمجھے کہ اس کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگوں کے لئے مہربان ہو تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ بعض دفعہ دل کی کمزوری کی مہربانی فائدے کی بجائے نقصان پہنچاتی ہے۔ جو مہربانی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی مہربانی تھی اس مہربانی کے بہت گہرے فرائض تھے اور وہ مہربانی محض پیار کی بات تک محدود نہیں تھی بلکہ بنی نوع انسان کے دنیا اور آخرت کے عظیم فوائد تک ممتد تھی۔ اس پہلو سے آپ کے فرائض کو بطور مطاع کے یوں بیان فرمایا گیا۔ "**قم فانذر**"۔ اول تو "**مدثر**" کا معنیٰ۔ مدثر کا معنیٰ کپڑے میں لپٹے ہوئے یا وہ جس نے اپنے اوپر ایک اوپر کا کوئی لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ یہ سمجھنے والی بات ہے۔ مراد یہ ہے کہ جیسے بارانی کوٹ سے انسان بارش اور موسم کے بداثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی تعریف فرما رہا ہے کہ تو ہر قسم کے بداثر سے بالکل پاک اور محفوظ ہے۔ کوئی دنیا کا بداثر تیری ذات میں سرایت نہیں کر سکتا بلکہ تیرے کپڑوں تک جو تیرے بدن سے چمٹے ہوئے ہیں وہ سرایت کرنے کی توفیق نہیں پائے گا۔ تو ہر وقت غیر اللہ کے اثرات سے محفوظ ہے اور خدا کی حفاظت میں لپٹا ہوا ہے۔ "**قم فانذر**" اس حالت میں کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا "**وربک فکبر**" اور محض اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ کسی دنیا کے ملاحظے کی خاطر یا دنیا کو خوش کرنے کی خاطر غیر اللہ کی تعریف کا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے لئے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ پس جہاں یہ حکم دیا گیا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ پہلے رسول اللہ اس فریضے سے غافل تھے مراد یہ ہے کہ اپنے رب کی تکبیر کرتا چلا جا۔

اس کا ڈرانے سے یہ تعلق ہے کہ جب تو ڈرائے گا تو لوگ تجھ پر، تیرے خلاف انتقامی کارروائی کر سکتے ہیں لوگ تجھ سے دور بھاگ سکتے ہیں۔ مگر اس کے نتیجے میں رب کی تکبیر کرنا اس کی بڑائی بیان کرنا تیرا ایک جاری فریضہ رہنا چاہئے۔ تجھے ذرا بھی متاثر اس بات سے نہیں ہونا چاہئے کہ لوگ کیا اثر لیتے ہیں۔ اثر قبول کرتے ہیں یا رد عمل دکھاتے ہیں۔ "**و ثیابک فطھر**" اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ اب سوال یہ ہے کہ جو پہلی آیت کا مضمون ہے وہ اس آیت سے متضاد کیوں ہو گیا یعنی بظاہر دیکھنے میں متضاد دکھائی دیتا ہے۔ پہلے تو یہ صفت بیان فرمائی کہ تو ایسے لبادے میں ملبوس ہے جس پر کوئی بداثر بیرونی اثر کا پڑ ہی نہیں سکتا بلکہ وہ تیرے بدن اور اندرونے کو کلیۃً غیر اللہ کے اثر سے محفوظ رکھ رہا ہے۔ اب "**ثیابک فطھر**" سے کیا مراد ہے پھر۔ ثیاب کا ایک معنیٰ ہے ساتھ اور اسی پہلو سے مرد کو عورت کا لباس اور عورت کو مرد کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا تیرا پاک ہونا اور تیری پاکیزگی کی حفاظت اور ضمانت ہونا کافی نہیں ہے۔ تجھے اس لئے قائم نہیں فرمایا گیا کہ تو محض اپنے بدن کی حفاظت اور پاکیزگی کا خیال کرے۔ تجھ پر یہ فریضہ ہے کہ اپنے اردگرد اپنے ماحول کو پاک اور صاف کرتا رہ۔

"**والرجز فاھجر**" اور شرک اور ناپاکی کو کلیۃً چھوڑ دے۔ اب یہ بھی ایک عجیب مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو فرما رہا ہے کہ رجز کو پوری طرح چھوڑ دے حالانکہ رجز تو آپ کے قریب تک نہیں پھٹکا تھا۔ تمام موحد انبیاء میں سب سے بلند مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا تھا۔ توحید کی خاطر تو آپ نے سب کچھ لٹا دیا۔ تو خدا کی نصیحت کیا معنے رکھتی ہے کہ شرک کو چھوڑ دے۔ اس کا حوالہ "**ثیاب**" کی طرف ہے۔ اور چھوڑ دے کا معنیٰ ہجرت سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن کریم میں بھی بیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بھی روشنی ڈالی۔ فرمایا وہ کپڑے جن کو تو نے پاک کرنا ہے اگر وہ شرک سے آلودہ ہو گئے ہوں یعنی وہ لوگ جو تیرے اردگرد رہتے ہیں اگر ان میں تو شرک کے آثار دیکھے تو ان سے ہجرت کر جا۔ ان کو قریب تک نہ پھٹکنے دے۔ ہجرت کرنے کا یہ مضمون ہے۔ تیرے ماحول میں محض موحد بندے رہنے چاہئیں۔ ہر قسم کے مشرکوں سے اپنے آپ کو پاک کر لے۔ مراد یہ نہیں کہ آپ کے اندر شرک ہے جس سے نعوذ باللہ من ذلک علیحدگی کا حکم دیا جا رہا ہے۔ آپ کے اردگرد بسنے والوں میں اگر کوئی شرک کے آثار ہوں تو ان سے علیحدہ ہو جا۔

اور یہ وہ مضمون ہے جس کا سمجھنا امارت کے تعلق میں بہت ہی لازم ہے، بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر وہ شخص جس کو امارت کے اختیارات سونپے گئے ہوں اس کے اردگرد لازماً ایسے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں جو اس کی بڑائی کے گیت گانے لگتے ہیں۔ جو اسے بڑا بتاتے ہیں اور اس پہلو سے اس کی امارت میں شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ جو ایک طبعی انسانی فطرتی کمزوری ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے یہاں توجہ دلائی ہے ورنہ دنیا کے بادشاہ اور صاحبِ امر لوگ تو ہمیشہ ان لوگوں کے گھیرے میں آ جایا کرتے ہیں۔ جو ان کی بڑائی بیان کرے وہ اس کو بڑا سمجھتے ہیں اس کو اور زیادہ قریب کرتے ہیں۔ اور جتنا ان کو قریب کرتے ہیں اتنا عوام الناس ان سے دور ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے حوالے سے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ تمہارے اردگرد جو لوگ ہیں انہیں پاک رکھنا تمہاری امارت کی ذمہ داریوں میں سے ہے اور ان کی کمزوریوں سے صرف نظر کی تمہیں اجازت نہیں۔ یہ وہ پہلو ہے جس میں میں کئی صاحبِ امر لوگوں کو ملوث پاتا ہوں۔ ایسی کمزوری ہے جو بسااوقات دکھائی دیتی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہوتا ہے جہاں تک میرا بس چلتا ہے انہیں سمجھا کر اس کمزوری کو دور کرنے کی

چوہدری ایشین سٹور، گروس گیراؤ کی طرف سے نئی پیشکش

سیل SALE ۳۰ جولائی ۱۹۹۶ء سے ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء تک SALE سیل

چاول ٹلڈا	۱۰ کلو	۰۰۔ ۴۰ مارک	آٹا	۱۰ کلو	۰۰۔ ۷ مارک
چاول ٹلڈا	۵ کلو	۵۰۔ ۲۰ مارک	اچار پچر نگا		۹۰۔ ۲ مارک
ٹوٹا چاول	۲۰ کلو	۹۰۔ ۲۹ مارک	ابلے چنے (۱۲ ڈبے)		۹۰۔ ۷ مارک

تازہ حلال گوشت (فون کر کے آئیں) فی کلو ۵۰۔ ۸ مارک
مرغی کے لیگ پیس (۱۰ کلو) ۹۰۔ ۲۲ مارک

نیز بیاہ شادیوں کی دعوت کے لئے باورچی خانہ اور برتنوں کی سہولت بھی موجود ہے ۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

Choudry Asian Store
Schlesische Str - 5
D - 64521 Gross Gerau Tel: 06152-58603

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Ring **: 0181-265-6000**

کوشش کرتا ہوں۔ لیکن پھر بھی مخفی طور پر یہ فطری کمزوری اندر سے سر اٹھا ہی لیتی ہے اور امارت کو اس طریق سے کئی طرح سے نقصان پہنچا دیتی ہے۔

آپ میں سے ہر وہ شخص جس کے سپرد کسی قسم کی امارت کے مناصب سونپے جائیں وہ یاد رکھے کہ ایک ہی اطاعت کروانے کا رنگ ہے اور وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا رنگ ہے

بہت سے امیر ہیں جو میرے پیشِ نظر ہیں جب میں یہ بات کر رہا ہوں کسی کا نام لینے کی ضرورت نہیں مگر بہت سے متقی امراء بھی ایسے ہیں جن کے اندر یہ کمزوری پائی جاتی ہے کہ چند لوگوں کے ہاتھ میں وہ گویا کھلونے بن جاتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے وہ تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلہ کرتے ہیں اور اپنی طرف سے اس وجہ سے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ان کے مددگار، ان کی تائید کرنے والوں میں یہ لوگ سب سے آگے آگے ہیں۔ اور اس بات کو بھلا دیتے ہیں کہ ایسے ہی لوگوں میں مریض بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے مرض کی شناخت شرک کے ذریعے ممکن ہے اس کے سوا کوئی ممکن نہیں۔ پس جہاں بھی کوئی شخص کسی کے اچھے بھلے فیصلے کی تائید کرتا رہے اور ہمیشہ تائید کرے۔ اور اس کے برعکس جب بعض لوگ اس سے اختلاف کریں تو اس بات کو بھلا دے کہ اختلاف کرنے والے سچے ہیں یا غلط ہیں اور یہ سمجھے کہ میری اطاعت کا تقاضا ہے کہ میں امیر کی ہر بات کی ہاں میں ہاں ملاؤں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل میں شرک پیدا ہوچکا ہے۔ اور امراء کو نصیحت ہے کہ وہ ایسے شرک کی تلاش میں رہیں۔ گہری نظر سے مطالعہ کریں اور ایسے لوگوں کو اپنا خیرخواہ نہ سمجھیں جو ہر اچھے بھلے میں ان کی تائید کرتے ہیں بلکہ ان سے متنبہ ہو جائیں اور ان سے فاصلہ اختیار کریں۔ جس حد تک ان میں تقویٰ کی کمی دیکھیں اسی حد تک ان سے اپنے آپ کو الگ کرلیں۔ یہ معنیٰ ہے "والرجز فاهجر" جہاں شرک کے آثار دیکھو گے ان لوگوں سے ہجرت کر جاؤ ان سے اپنا تعلق ہی توڑ لو۔ وہ اس لائق نہیں ہیں کہ تمہارے ماحول میں رہیں۔

پس اس نظر سے جب آپ اپنے ماحول کی شناخت کرتے ہیں تو اس وقت آپ کو حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ آپ کس حد تک خدا کی خاطر لوگوں سے اطاعت کے خواہاں ہیں اور کس حد تک اپنے نفس کی خاطر اطاعت کے خواہاں ہیں۔ کیونکہ شرک کا مضمون دو طرفہ ہے جہاں کوئی امیر ایسے لوگوں کی باتوں سے خوش ہوتا ہے جو دکھائی دے دینا چاہیئے کہ محض خوشامد کی خاطر اس کی بڑائی کرتے ہیں اور اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں وہاں وہ خود بھی شرک میں شریک ہوگیا۔ اور شرک ایک ایسی لعنت ہے کہ شرک کرنے والا بھی پوچھا جائے گا اور جس کو شریک ٹھہرایا جائے وہ بھی پوچھا جائے گا اور دونوں ہی لعنتیں ہیں۔ پس اگرچہ یہ شرک خفی ہے۔ اس کے بہت باریک پہلو ہیں۔ مگر ہم نے جو دنیا کو اطاعت کے اسلوب سکھانے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی امارت کے رنگ دکھانے ہیں ہمیں لازماً اپنی ذات میں یہ باریک تبدیلیاں پیدا کرنی ہونگی ورنہ نظام جماعت کی حفاظت کی کوئی ضمانت ممکن نہیں ہے۔ ہر آنے والے کو سمجھانا ہے اور یہاں امریکہ میں بھی اس کی ضرورت ہے اور ان میں بھی ضرورت ہے جو آج سے پہلے ایمان لاچکے ہیں۔ کئی قسم کے میں افریقن احمدی دیکھتا ہوں جو امریکہ میں آباد ہو کر اب امریکن افریقن احمدی ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ان شکوک میں مبتلا رہتے ہیں کہ جو امارت کی باتیں ہو رہی ہیں جو اطاعت کی باتیں ہو رہی ہیں گویا ایک حاکم کے بدلے تم اور حاکم بیرونی ہم پر نافذ کر دیئے گئے ہو اور کیوں ہم آخر اس طرح اطاعت کریں۔ یہ جو ان کے ایمان کی کمزوری ہے یہ دراصل فہم کی کمزوری سے ایمان کی کمزوری پیدا ہوئی۔ اور اس فہم کی کمزوری میں ان لوگوں کا دخل ہے اور وہ ذمہ دار ہیں جن کا فرض تھا کہ ان کو اسلامی اطاعت کی روح سکھائیں اور بتائیں کہ امارت کی اطاعت کیوں ہوتی ہے اور کس کی خاطر ہوتی ہے۔ پس اگر اطاعت اللہ کے لئے ہے جیسا کہ ان آیات میں آخر پر مضمون کو اپنے انتہائی نقطہ عروج تک پہنچایا گیا ہے تو پھر اگر وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ اطاعت رب کی ہے، بندے کی نہیں ہے تو وہ اس فکر سے آزاد ہو جائیں گے، اس احساس کمتری کا شکار نہیں رہیں گے۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے "ولا تمنن تستکثر" ان سب پر جن کا ذکر گزرا ہے ان پر اس غرض سے احسان نہیں کرنا کہ تیرا اثر اور رسوخ بڑھے۔ کیونکہ اگر شرک کو تو نے برداشت کرلیا اپنی ذاتی بڑائی کو پسند کیا اور ان کمزور لوگوں پر جو بیمار ہوگئے ہیں ان کو اپنے اردگرد رہنے دیا تو اس بیماری کا اثر تیرے گرد و پیش پر پڑے گا۔ تمام دائرے کو یہ بیماری بیمار کر سکتی ہے جن کا تیری امارت سے تعلق ہے۔ اور امر واقعہ ہے کہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ جہاں لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا امیر ان پر نافذ کیا گیا ہے جو خوشامد کو پسند کرتا ہے یا محض تائید کو دیکھتا ہے اور یہ نہیں پہچانتا کہ تائید برحق اور مناسب ہے یا ناحق ایک قسم کی جنبہ داری کے تعلق میں ہے تو وہ خود بھی مریض ہو جاتا ہے اور ساری جماعت میں یہ مرض پھیل جاتا ہے کہ جی اچھی بات کہو تو فائدہ ہوگا۔ تعریفیں کروگے تو تمہیں کچھ حاصل ہوگا ورنہ تم جماعت کے پسندیدہ دائرے سے نکال کر باہر پھینک دیئے جاؤ گے۔

جہاں تک اس اعتراض کا حق ہے خدا تعالیٰ یہ اعتراض کا حق کسی کو نہیں دیتا۔ یہ ایک الگ مضمون ہے اس کی طرف میں پھر آؤں گا۔ لیکن جہاں تک امیروں کو ہدایت دینے کا تعلق ہے فرمایا ہے تم نے ہرگز اپنے رسوخ کو بڑھانے کی خاطر کوئی احسان نہیں کرنا۔ اگر کوئی مریض ہے تو اسے کاٹ کر الگ کر دو اور اس معاملے میں احسان کو عدل کی راہ میں حائل نہ ہونے دو۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی باریکی کو سمجھنا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے اور ہر سطح پر اس باریکی کو سمجھنا ضروری ہے۔ احسان عدل سے اوپر کا مرتبہ ہے مگر عدل کو احسان پر ہمیشہ یہ فوقیت حاصل ہے کہ جب احسان عدل سے ٹکراتا ہے تو احسان گر جاتا ہے عدل باقی رہتا ہے۔ پس ایک احسان کا تقاضا ہے جو رؤف رحیم میں بیان ہوا ہے۔ ایک عدل کا تقاضا ہے جو گندے اور مشرک لوگوں کو اپنے سے ہٹا کر باہر دور پھینک دینے کا تقاضا ہے۔ یہ تقاضا ہمیشہ غالب رہے گا اور کوئی احسان بھی عدل کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس مضمون کو اپنے حوالے سے یوں کھولا کہ ایک موقع پر جب ایک سردار کی بیٹی کے ہاتھ کاٹے جانے تھے اس وقت کسی نے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو اس خیال سے کہ آپؐ کو اپنے غلام کا بیٹا بہت پیارا ہے سفارش کے لئے بھیجا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے وہ اسامہ ہی تھے مگر کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔ جو بھی تھا اسے اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو بڑا پیارا ہے سفارش کے لئے بھیجا اور یہ کہا کہ آنحضورؐ سے عرض کرو کہ یہ وہ عورت جس کے ہاتھ کاٹے جانے کا حکم دیا گیا ہے یہ ایک بہت بڑے رئیس اور صاحبِ اختیار انسان کی بیوی یا اس کے خاندان سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اگر اس کے ہاتھ کاٹے گئے تو ہوسکتا ہے اس سارے قبیلے پر ابتلا آئے۔ جب آپؐ نے یہ بات سنی تو جلال سے آپؐ کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اتفاق کی بات تھی کہ اس کا نام بھی فاطمہ تھا اور آپؐ کی بیٹی کا نام بھی فاطمہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس فاطمہ کی تم سفارش کرتے ہو، خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹنے کا بھی اسی طرح حکم دیتا۔ یہ عدل ہے۔

سب سے زیادہ احسان کا تعلق آپؐ کو امت کے علاوہ اقرباء سے تھا کیونکہ قرآن کریم نے اقرباء کا حق زیادہ بتایا ہے اور اس مضمون کو جگہ جگہ کھولا ہے۔ پس اپنے اہل سے جو رحمت اور شفقت کا تعلق تھا وہ اسی الٰہی ہدایت کے تابع تھا کہ ساری امت سے تیرا تعلق ہے مگر اقرباء کا پھر بھی ایک فائق حق ہے جس کو

سب کچھ تیری عطا ہے — گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آیئے اور آزمایئے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۴۰۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

MOBILE: 01716221046

SATELLITES

OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA — SKY — TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.

VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.

MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE

WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES

15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND

TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740

RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہے۔ تو مثال فاطمہ کی دی اپنی پیاری بیٹی کی جو ایک پاکیزگی کا بھی مجسمہ تھی اگر یہ بھی چوری کرتی تو میں ہرگز اپنے احسان کو اس عدل کی راہ میں حائل نہ ہونے دیتا۔ پس یہاں عدل کی بحث ہے اور عدل کے اوپر جب احسان کو غالب کیا جائے تو شرک شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں ہمیشہ کوئی مخفی خوف ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان عدل سے باز آتا ہے۔ یاد رکھو عدل کے قیام میں ہمیشہ شرک روک بنتا ہے۔ آپ جتنی گہرائی سے اس مضمون کا جائزہ لیں اس کے سوا کوئی نتیجہ نکال ہی نہیں سکتے کہ عدل کی راہ میں ہمیشہ شرک حائل ہوگا۔

تو فرمایا کہ تو نے کمال عدل سے کام لینا ہے۔ رجز کو چھوڑنا ہے بہرحال چھوڑنا ہے۔ اور تیرا احسان اس راہ میں حائل نہ ہو اور یہ خیال دل میں جاگزیں نہ ہو کہ اس طرح تیرا رسوخ کم ہو جائے گا۔ "ولربک فاصبر" اور جو کچھ کرنا ہے اپنے رب کی خاطر کرنا ہے اور اپنے رب کی خاطر صبر سے کام لینا ہے۔

اب ایک اور مضمون ایسا بیان ہوگیا جس کا دنیا کی ڈکٹیٹرشپ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ڈکٹیٹر اور صبر کا کیا تعلق ہے۔ جو ڈکٹیٹروں کے ماتحت ہوتے ہیں وہ بےچارے صبر کرتے کرتے ایڑیاں رگڑ رگڑ کے جانیں دے دیتے ہیں مگر ڈکٹیٹر کے لئے تو صبر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اس موقع پر جو یہ فرمایا "ولربک فاصبر" یہ ایک بہت گہرا اور وسیع مضمون ہے جس کو سمجھ کر اپنی ذات میں جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ "فاصبر" سے مراد ایک تو یہ ہے کہ دشمنوں کی ایذارسانی، دشمنوں کی تکلیف پر جو عدل کے نتیجے میں ضرور عادل کو پہنچا کرتی ہے تو نے صبر سے کام لینا ہے۔ دوسرے یہ کہ عدل کے اجراء میں صبر سے کام لینا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جب خدا کی خاطر کوئی تلخ فیصلہ فرمایا کرتے تھے تو ہمیشہ اس کا دکھ محسوس کرتے تھے۔ اور کبھی بھی کوئی تلخ فیصلہ غصے اور نفرت کے جذبے سے نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کوشش کرتے تھے کہ عدل سے ورے ورے جہاں تک ممکن ہے اس فیصلے کا اطلاق نہ ہو جو آپؐ کے دل پر شاق گزرا کرتا تھا۔

ایک موقعہ پر ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے وہ گناہ سرزد ہوگیا ہے جس کے نتیجے میں مجھے سنگسار کرنے کا حکم ہونا چاہئے۔ آپ نے بات سنی اور مونہہ دوسری طرف کر لیا۔ وہ شخص دوسری طرف سے آیا اور پھر یہی بات عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ سے وہ گناہ سرزد ہوا ہے جس کے نتیجے میں مجھے سنگسار کرنے کا حکم جاری فرمائیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ ابھی وہ آیت نازل نہیں ہوئی تھی جس میں سنگساری کی بجائے سو کوڑے کی سزا مقرر فرمائی گئی۔ آپ نے پھر مونہہ دوسری طرف کرلیا۔ پھر وہ دوبارہ اس طرف سے آیا پھر آپ نے مونہہ پھیر لیا۔ پھر جب چوتھی بار آیا تو آپ نے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کردو۔ اب یہ تین مرتبہ انحراف اور چوتھی بار توجہ فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کے دل پر یہ بات بہت گراں گزرتی تھی کہ عدل کی خاطر ہی سہی مگر کسی کو سزا دی جائے۔ اور دل نے یہ ایک جائز عذر اس وقت تراشا جو جائز تھا کہ اسلام نے چار گواہیوں کا حکم دیا ہے اس لئے جب تک یہ چار دفعہ اقرار نہ کرے میں اس کو سزا نہیں دوں گا۔ کتنا عظیم خیال ہے، کتنا لطیف خیال ہے۔ ایک عام انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ محبت میں مبتلا کا قصہ ہے

"مجھ سے بڑھ کر میری بخشش کے بہانوں کی تلاش"

اس کو کہتے ہیں۔ مجرم حاضر ہے کہ مجھے قتل کیا جائے، مجھے دفنا دیا جائے زندہ درگور کر دیا جائے۔ آپؐ اس سے احتراز کرکے دوسری طرف مونہہ پھیر لیتے ہیں۔ کیا محبت کے بغیر یہ ممکن ہے۔ اور جب حکم دیا تو اس وقت بھی دل بےقرار رہا مگر عدل کی خاطر یہ مجبوری تھی۔ قیام عدل ایک بالا تقاضا تھا۔ لیکن اس کے بعد ایک اور واقعہ ہوتا ہے۔ وہی شخص جب اس پر پتھر برسائے جانے لگے تو پہلے تو وہ بڑی بہادری سے کہتا تھا مجھے سنگسار کیا جائے اس وقت تکلیف سے اٹھ دوڑا۔ اور بعض صحابہ نے اس کا پیچھا کیا اور ایک نے اس کو پکڑ لیا اور پھر اسے سنگسار کر دیا گیا۔ جب یہ واقعہ فخر سے محمد رسول اللہ کے سامنے بیان کیا گیا تو آپؐ کو بےانتہا تکلیف پہنچی۔ آپؐ نے کہا بھاگتا تھا تو بھاگنے دیتے۔ تمہیں کیا مصیبت پڑی ہوئی تھی کہ اس کے پیچھے پڑ کے اسے پکڑ کے پھر ذبح کرتے۔ یہ ہے احسان اور عدل کا ایک ایسا رابطہ جس سے بلند تر رابطہ ممکن نہیں ہے۔ نہ پہلے انبیاء میں کوئی اس کی مثال دکھائی دیتی ہے، نہ آئندہ کبھی کسی انسان میں اس کی مثال دکھائی دے سکتی ہے۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ خدا کی خاطر جب انسان سزا دیتا ہے اگر واقعۃً خدا کی خاطر دیتا ہے تو ضرور اس کا دکھ محسوس کرتا ہے۔ میں ایک حقیر، عاجز، ادنیٰ غلام ہوں محمدؐ رسول اللہ کا۔ مگر میں گواہی دیتا ہوں کہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا کی خاطر مجھے کسی کو سزا دینی پڑے اور میں خود تکلیف میں مبتلا نہ ہوں۔ بعض دفعہ ساری ساری رات میں بےچین رہا ہوں کہ کیوں مجھے اتنا سخت اقدام کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن دشمن اعتراض سے باز نہیں آتے۔ کہتے ہیں دیکھو تم نے جاری کر دی سزا۔ تمہارے دل میں کوئی رحم نہیں ہے۔ میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ دیکھو رحم اور عدل کا ایک ایسا رشتہ ہے جسے محمد رسول اللہ سے ہم سیکھیں گے اور محمد رسول اللہ کو چھوڑ کر عدل اور احسان کا کوئی رشتہ استوار ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اپنی تکلیف کو میں خدا پہ چھوڑتا ہوں اور تمہارے اعتراض کو بھی میں خدا پہ چھوڑتا ہوں مگر احسان کے نام پر مجھ سے عدل کے تقاضوں سے بےاعتنائی کی کبھی توقع نہ رکھنا۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کبھی ایسا نمونہ نہیں دکھایا۔

پس یہ وہ امارت کے حقوق ہیں جو آپ سب کو، ہم سب کو ادا کرنے ہیں۔ اور یہ معنیٰ ہے "ولربک فاصبر" ان کی تکلیفیں بھی خدا کی خاطر برداشت کر اور خدا کی خاطر جو تجھے تلخ فیصلے نافذ کرنے پڑتے ہیں ان کا دکھ بھی خدا کی خاطر برداشت کر۔ یہ وہ صبر عظیم ہے جس کا ذکر آنحضرتؐ کے حوالے میں بعض دفعہ نام لے کر، کھلے اشارے میں، بعض دفعہ مخفی اشاروں میں ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے اور یہ وہ حظ عظیم ہے جو محمد رسول اللہ کو عطا ہوا اور جس کے نتیجے میں پھر دشمن دوست بنائے جاتے ہیں۔

پس ایسے ہی امیر کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ پہلے یہ حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں، وقت تھوڑا ہے، دو حدیثیں شاید پیش کر سکوں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کبھی کسی کو نہیں مارا نہ کسی عورت کو، نہ خادم کو یعنی آپؐ کی قلبی کیفیت یہ تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں آپؐ نے خوب جہاد کیا۔ آپؐ کو جب کسی نے تکلیف پہنچائی آپؐ نے کبھی اس سے انتقام نہیں لیا ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابل احترام مقام کی مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں خدا کی طرف سے معزز، محترم چیزیں قرار دی گئی ہیں ان کی ہتک ہوئی اور ان کی بےحرمتی کی گئی تو پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر آپؐ نے ضرور ان سے انتقام لیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اطاعت کے دائرے کی نشاندہی کرتے ہوئے یہ متنبہ فرماتے ہیں کہ امیر کی اطاعت کرو، میری خاطر اطاعت کرو اس لئے کہ میرے نظام کا وہ ایک حصہ ہے اور خدا سے تعلق میں وہ تمہیں اطاعت کا حکم دیتا ہے یا بعض باتوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا اس تعلق میں یاد رکھو کہ کبھی غیر اللہ کی اطاعت نہیں کرنی۔ یہ محض اللہ کی اطاعت ہے جس کی خاطر تم بندے کے سامنے سر جھکا رہے ہو۔ پس اس کی پہچان یہ ہوگی کہ اگر وہ کبھی معصیت کا حکم دیتا ہے تو ہرگز اس کی امارت کے نام پر اس کی معصیت میں اور اس کے سامنے سر نہیں جھکانا اور کبھی معصیت کے کام میں خدا تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کے معاملے میں کسی بندے کی اطاعت نہیں کرنی۔

اس کی ایک مثال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کو اطاعت کی ہدایت فرمائی۔ ایک موقع پر اس امیر نے جو کم فہم تھا لوگوں کی اطاعت کو آزمانے کی خاطر آگ جلوائی اور حکم دیا اور پوچھا کہ اگر میں تمہیں اس آگ میں کود جانے کا حکم دوں تو کیا تم میری بات مانو گے۔ تو بعض سادہ لوح لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ ہمارے امیر ہیں۔ آپ اگر ہمیں آگ میں کود جانے کا حکم دیں گے تو ہم مان جائیں گے۔ اور بعض نے کہا کہ معصیت میں امیر کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس فعل سے منع فرمایا ہے اس میں ہم ہرگز تمہاری اطاعت نہیں کریں گے۔ جب واپسی پر یہ معاملہ آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ لوگ آگ میں کود جاتے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم امیر کی اطاعت کی خاطر کود جائیں گے تو ہمیشہ اس آگ میں جلتے رہتے۔ کیونکہ امیر کی اطاعت محض معروف اور جانے پہچانے اچھے امور میں ہے۔ کھلی معصیت والے کاموں میں امیر کی کوئی اطاعت نہیں۔ پس دیکھو خدا تعالیٰ نے آپ کو بندے کی اطاعت سے کیسے آزاد فرما دیا ہے۔ امیر کی اطاعت جتنی بھی کامل ہے وہ محض خدا کی اطاعت ہے اور جہاں بھی امیر خدا کی اطاعت کے دائرے سے سر مو بھی فرق کرتا ہے آپ کی گردنیں اس کی اطاعت سے آزاد فرما دی گئی ہیں۔ اس اطاعت کا نام ڈکٹیٹرشپ رکھنا اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے۔

پس ہم نے تمام دنیا میں اسلامی اطاعت کی روح پیدا کرنی، اس کے نمونے دکھانے ہیں اور تمام دنیا میں اسلامی اطاعت حاصل کرنے کے سلیقے حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے حوالے سے بتلانے ہیں۔ اور

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

باالعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۴)

سلفر کے وسیع استعمالات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۶ مئی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۱۶ مئی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں گذشتہ روز کے تسلسل میں سلفر کو پڑھانا جاری رکھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سلفر کے فوائد بھی ہیں اور اگر ہومیو پیتھک ڈوز میں زیادہ کھائی جائے یا طبی طور پر زیادہ کھائی جائے تو کافی لمبے گہرے اور بعض دفعہ اس سے بھی آگے، ایک حصے سے آگے چلنے والے نقصانات ہوتے ہیں۔

سلفر کا مریض اپنی بدبو کو برا نہیں سمجھتا مگر وہ دوسرے کی بدبو سے Sensitive ہے۔

بعض دفعہ اس کا فضلہ اتنا بدبودار ہوتا ہے کہ صفائی کے باوجود بچوں کے ساتھ بدبو چمٹی رہتی ہے۔ اس لئے اس پہلو سے بھی سلفر کا مریض پہچانا جاسکتا ہے۔

بستر میں گرم ہوکر بہت سی ایسی مرضیں ہیں جو عود کر آتی ہیں۔ چلتے پھرتے ٹھیک ہیں۔ جہاں بستر میں گرمی ملی وہاں مرضوں کا اعادہ ہوگیا اور یہ بات سلفر میں بھی ہے اور مرکری میں بھی ہے اور دواؤں میں بھی ملتی ہے لیکن ان دونوں کے بنیادی مزاج میں داخل ہے۔

گرمی مضر ہے سلفر کو لیکن سردی میں بھی مضر ہے اور اس لحاظ سے بھی اس کا مزاج مرکری سے ملتا ہے۔

سلفر کا جو مریض ہے اس کا مونہہ عموماً نارمل یا خشک رہتا ہے اور مرکری کے مریض کا مونہہ لعاب سے بھرا ہوا بلکہ بعض اوقات رالیں ٹپکاتا ہوا اور جب بھی انفیکشن ہوگی مرکری کی، بچے کو گلے میں یا پھیپھڑے وغیرہ میں تو اس کا رالیں بہنا ایک نمایاں نشان بن جاتا ہے۔

ایک اور علامت دونوں میں ملتی ہے۔ ان کے ڈسچارجز بدبودار ہونے کے علاوہ، مرکری میں بھی بڑی سخت بدبو ہوتی ہے، لیکن مرکری کی بدبو اور اس کی بدبو میں بھی ایک فرق ہے۔ مرکری کی بدبو موت کی بو سے زیادہ مشابہ ہے۔ جب گوشت سڑ جائے مثلاً اس میں جو Decay ہوتی ہے جو Poisons پیدا ہوتے ہیں ان کی بدبو ایک خاص قسم کی بدبو ہے جو ہر قسم کی بدبو سے اسے الگ کر دیتی ہے۔ سلفر کی بو انسان کے عام اخراجات کی بو سے تعلق رکھتی ہے۔ اور Excreating دونوں ہیں یعنی چھیلتے ہیں۔ یعنی جس جگہ سے بھی اخراجات نکل رہے ہوں اس جگہ کو بھی اور جہاں سے گزرتے ہیں اس کو چھیلتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ یہ لیکوریا کی علامت ہے اور بھی دواؤں میں پائی جاتی ہے لیکن سلفر میں بھی اور مرکری میں بھی ہے۔

سلفر میں ہر نمونے کی جلدی مرض ملتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کی کوئی تفصیل لکھنے کے یہ امر یاد رکھیں کہ جلدی علامتیں جو مثلاً چھالوں والے ابھار خشک خارش، تر خارش، اوپر جیسے مچھلی کے چانے ہیں اس قسم کی کوئی چیز آ جائے۔ خشکی ہو جائے۔ کھجلی کریں تو خون نکلے۔ یہ مختلف قسمیں ہیں جلدی امراض کی۔ سلفر میں چونکہ سب پائی جاتی ہیں اس لئے ایک ایک کو یاد رکھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ جلدی امراض کی علامتیں آپ کو سلفر کی پہچان میں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔ کیونکہ ہر علامت اس میں موجود ہو سکتی ہے۔ اس لئے دوسرے ذرائع سے سلفر کو پہچانیں۔

برننگ (Burning) سلفر کا بڑا نمایاں حصہ ہے۔ جلن ۔ اس کی ہر بیماری میں پائی جاتی ہے۔ آرسنک میں بہت زیادہ ہوتی ہے اور سلفر میں نسبتاً کم۔ لیکن جلن بہرحال پائی جاتی ہے۔

اس کی بھوک ایک خاص علامت رکھتی ہے۔ عام طور پر سلفر کا مریض بھوکا ہو تو کھانے کے بعد جلدی اس کی اشتہا ختم ہو جاتی ہے۔ بہت نہیں کھاتا۔ مگر یہ علامت سب سے نمایاں لائیکوپوڈیم میں ہے۔ سلفر کی جو امتیازی علامت ہے وہ یہ ہے کہ گیارہ بجے دن یعنی اگر کھانے کا وقت ایک ڈیڑھ بجے ہے تو اس سے ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے بارہ بجے اتنی کمزوری معدے کے اندر اور کھرچن، نیچے گرنے کا احساس ہوتا ہے کہ اسے Knowlg Feeling کہتے ہیں بعض دفعہ تو گیارہ بجے ایسی بھوک جس میں لگے کہ معدے کو کھرچا جا رہا ہے اور فوری چیز کوئی چاہئے۔ یہ سلفر کی علامت ہے اور صبح کے وقت بھوک کا غائب ہونا۔ یہ کمبی نیشن ہمیشہ سلفر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

جسم کے مختلف حصوں میں جہاں بھی رگڑ لگے وہاں ابھار ہونا یہ سلفر کی خاص علامت ہے۔ اگر ذرا سا بھی تنگ جوتا ہوگا اور کوئی پاؤں کا حصہ جوتے کے کسی حصے سے رگڑ کھائے تو وہاں سخت کھرنڈ بن جائے گا۔ اس لئے پاؤں میں چنڈیاں اور اس قسم کی بہت ساری چیزیں یہ سلفر کی خاص علامت ہیں۔ اور جلد میں بھی جہاں جہاں رگڑ لگتی ہے بعض لوگوں کو دیکھتے ہیں ان کو یہاں کھرنڈ سے بن جاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ سورائسس کی علامت ہو۔ سورائسس کے کھرنڈ تو بڑے بدوضع اور پھیلتے جاتے ہیں۔ لیکن Rings جہاں کسی جگہ Friction ہوئی ہے، رگڑ لگی ہے، وہاں پیدا ہو تو وہ سلفر کی علامت ہے۔ Rings کا بتا چکا ہوں کہ Venous Remedy ہے۔ عام طور پر وینس سسٹم خراب ہو تو ہیمورائیڈز یعنی بواسیری موکے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور سلفر میں یہ اکثر اتنے نمایاں ملتے ہیں کہ بعض لوگ روٹین (Routine) میں سلفر اور نکس وامیکا یہ بواسیر کے علاج کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ایک فیصد ایسا حصہ ہے مریضوں کا جو اس سے ضرور فائدہ اٹھا جاتا ہے۔ پھر جو بچتے ہیں ان کے لئے ڈھونڈتے ہیں کہ پھر کیا دوائیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

Varicose Veins بھی اس میں ملتی ہیں یعنی نیلی رگیں پھول کر اور جالا سا بنا دیتی ہیں۔ بہت ہی ڈرانے والا جسم کی جلد کے اوپر وہاں خون کا اجتماع ہو کے، گاڑھا سا ہوکر جمنا شروع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ رگوں میں خون کا کلاٹ بن جاتا ہے۔ اس کے اگلے حصے میں Varicose Veins پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر یہ بہت مشکل بیماری ہے۔ ایلوپیتھک میں تو اس کا علاج سرجری ہے لیکن ہومیوپیتھک میں بہت سی دوائیں ہیں جن کے ذریعے Varicose Veins کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ سلفر ان میں سے ایک ہے۔ اسی طرح ایسکولس بھی ہے۔

چہرے پر اور سر پہ گرمی کی لہریں۔ یہ خاص طور پر عورتوں کو جب ایسی عمر میں پہنچ کے جہاں مینسز بند ہو رہے ہیں جب وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے اس وقت یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ کافی پریشان کرنے والی چیز ہے اور بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ دل پر بھی اثر پڑ گیا ہے۔ اور ان میں عام طور پر ڈاکٹر پلسٹیلا استعمال کرتے ہیں جو بعض دفعہ فائدہ دیتی ہے اور بہت دفعہ نہیں دیتی۔ سلفر بھی ان دواؤں میں سے ایک ہے جس کو یاد رکھنا چاہئے۔ تو مینوپاز (Menopause) میں سلفر چوٹی کی دوا ہے۔

سونے پر اس کی تکلیفیں اسی طرح بڑھتی ہیں، نسبتاً کم مگر بڑے ملتے جلتے طریق پر جس طرح لیکیسز میں بڑھتی ہیں۔ سلفر کا مریض بھی Sleep Aggravation سونے کے بعد، اس کی تکلیفیں اس قدر بڑھ جاتی ہیں کہ وہ گھبرا کر اٹھ جاتا ہے۔ اس لئے سلفر کے مریض کا میں نے تجربہ کیا ہے کہ وہ دو بجے کے بعد زیادہ مشکل میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ اس کی تکلیفیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ دوسرا حصہ رات کا، اس کے لئے زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر دو تین گھنٹے کے بعد تھک کر اس کو جو اچھی نیند آتی ہے وہ صبح کے وقت آتی ہے کیونکہ اس وقت تک بیماری اپنا زور لگا چکی ہوتی ہے اور سلفر کے مریض کے آرام کا وقت ہے۔ گیارہ بجے کے قریب پھر Aggravation شروع ہو جاتی ہے اور دوپہر تک Aggravation کا وقت چلتا ہے۔

یوٹرین انفکشن (Uterine Infection) اور سیپٹی سیمیا (Septicemia) جو اندر بعض دفعہ پلیسنٹا کے Retain ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں سلفر اور پائیروجینم کا کمبی نیشن بہترین کمبی نیشن ہے۔ اسی طرح وہ بخار آج کل بھی میں نے دیکھا ہے فلو وغیرہ میں کہ عام روزمرہ کی دواؤں سے متاثر نہیں ہوتے سلفر ۲۰۰ اور پائیروجینم ملا کر دیں تو بڑی جلد فرق پڑتا ہے۔ بڑی مضبوط اینٹی بائیوٹک ہے مگر براہ راست نہیں بلکہ دفاعی نظام کو جگا کر اصل حملے سے مطلع کرتی ہے۔ اس کے خلاف مستعد کرتی ہے۔ بڑا ہی وسیع اثر ہے۔

گاؤٹ بھی سلفر کے دائرہ کار میں ہے۔

سلیشیا کی طرح سلفر کے سلسلے میں بھی یہ وارننگ ہے کہ سلی مریضوں میں بےدھڑک استعمال نہ کریں۔ بہت محتاط رہیں۔ پھیپھڑوں کے معاملے میں خصوصاً جو سلی مادے Activate ہوچکے ہوں اور بخار بن گئے ہوں۔ اس کو سلفر دینی ٹھیک نہیں ہے۔

سلفر اور سلیشیا میں جو نمایاں فرق ہے وہ اس کے ٹھنڈے اور گرم ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ اپنے مزاج کے لحاظ سے۔ دونوں کا مزاج یہ ہے کہ اجنبی چیز کی برداشت نہیں۔ کوئی غیرمادہ جسم کے اندر داخل ہو جائے اس کو نکال کے باہر پھینکتا ہے۔ سلفر کا دائرہ اس میں نسبتاً محدود ہے۔ سلفر اجنبی زندگی سے متنفر ہے۔ اور سلیشیا ہر اجنبی چیز سے چاہے وہ ریت کا ذرہ ہو۔ چاہے گولی دبی ہوئی ہو، شیشے کا ٹکڑا ہو۔ اتنا وسیع دائرہ ہے سلیشیا کا کہ ہر اجنبی چیز جس کو جسم کا حصہ نہیں ہونا چاہئے اس کے خلاف ردعمل پیدا کرتی ہے جن کا جسم کے ساتھ امتزاج نہیں ہے، ہم آہنگی نہیں ہے۔ اور ان حصوں کے خلاف نہیں کرتی جن کو جسم غیرجسمانی، جسموں کے طور پر قبول کر چکا ہے۔ انسانی جسم میں کئی قسم کے بائیوٹک Processes ہو رہے ہیں۔ زندگی سے تعلق رکھنے والی کئی شکلیں ہیں جو انسانی جسم کا حصہ بن کر اس کی مددگار بھی بنتی ہیں۔ ان کے خلاف سلفر ردعمل نہیں کرتی بلکہ وہ جراثیم، وہ وائرس جو زندگی کو نقصان پہنچانے والے ہیں ان کے خلاف ردعمل پیدا کرتی ہے۔

اس کے علاوہ سلفر کا تعلق کلکیریا کارب سے بھی ہے۔ سلفر کا کرانک (Chronic) کلکیریا ہے۔ سلفر جن ذرات کو نہیں مار سکی ان کو کلکیریا خول میں بند کر دے گی لیکن اس کے بعد پھر سلفر نہیں دینی پھر لائیکوپوڈیم دینی ہے۔ لائیکوپوڈیم دے کر پھر اگر آپ سلفر دیں گے تو کلکیریا کے اس اثر کو وہ مٹاتی نہیں۔

سلفر، مرکری اور تھوجا کا ایک خاص مقام ہے۔ سلفر سورک دواؤں میں ایک بہت اونچا مقام رکھتی ہے۔ مرکری سفلیٹک دواؤں میں اور تھوجا سائیکوٹک دواؤں میں۔ یعنی سائیکوٹک سے مراد ہے جن کا دبے ہوئے گونوریا (Gonorrhea) یا سوزاک سے تعلق ہو۔ سفلیٹک دبے ہوئے سفلس سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ تینوں اپنے اپنے دائرے میں بادشاہ ہیں۔

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC
CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

fozman foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

اطاعت ہی ہے جو آپ کو توحید پر اکٹھا کرے گی

نعرے لگانے کے متعلق ضروری ہدایت

جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کے خطاب سے قبل پڑھی جانے والے نظم کے دوران جب حاضرین نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعرے بلند کر رہے تھے ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ کے اشارے سے نعروں سے روکا لیکن پھر بھی فوری طور پر نعرے رکے نہیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے نعرہ لگانے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب میں ہاتھ کے اشارے سے روکتا تھا پھر آپ کیوں نہیں رکے۔ یہ جائز بات نہیں ہے۔ یہ تقویٰ کے خلاف ہے، اس اطاعت کی روح کے خلاف ہے جس کے بغیر ہم تمام دنیا کو امت واحدہ میں تبدیل کر ہی نہیں سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نعرے نہیں ہیں جن سے دنیا فتح ہوگی۔ توحید کے نعرے سے دنیا فتح ہوگی اور توحید کے نعرہ میں امام اور جماعت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوا کرتا۔ ایک ہی ہاتھ اٹھتا ہے تو سب ہاتھ اٹھتے ہیں۔ ایک آواز اٹھتی ہے تو سب آوازیں اٹھتی ہیں۔ ایک اشارے پر لوگ اٹھتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اطاعت ہی ہے جو آپ کو توحید پر اکٹھا کرے گی۔ اس لئے اپنے وقتی جوشوں سے مغلوب ہو کر اعلیٰ مقاصد کو قربان نہ کریں۔

اس موقعہ پر نعرے لگانے والوں میں بعض لوگ ناسمجھی سے احمدیت زندہ باد کا نعرہ لگانے کے بعد پھر اسلام زندہ باد کا نعرہ لگا رہے تھے اور نعروں میں طبعی ترتیب کو نظر انداز کر رہے تھے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک نعرہ ہے جس کا ہمیشہ مجھے تردد ہوتا ہے کیونکہ وہ نعرہ غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ احمدیت زندہ باد کا نعرہ لگانے کے بعد اسلام کا خیال آتا ہے تو اسلام زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اس سے انہیں جو ہمیں نہیں جانتے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ احمدیت کا نعرہ تو دل سے لگایا اور پھر اسلام کا دکھاوے کی خاطر بعد میں شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ نہایت ظالمانہ تاثر ہے مگر اس ظلم کے آپ ذمہ دار ہے کہ جوش میں آکر یہ نہیں دیکھتے کہ پہلی دل کی بے ساختہ آواز اسلام کے نام پر اٹھنی چاہئے۔ پھر تشریح کے طور پر خدا کے فضل کے تشکر کے اظہار کے لئے کہ آج اس نے محمد مصطفیٰؐ کی احمدی شان کو اسلام کا نمائندہ بنا دیا ہے احمدیت کہیں تو ہرگز یہ تفریق نہیں ہے۔ مگر آج کے بعد یہ ہرگز الگ الگ نعرہ نہ لگائیں۔

حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ سے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام"، "اسلام احمدیت" کے نعرے لگائیں تاکہ ہمارے دل کی جو کیفیت ہے وہی ظاہر ہو اور وہ لوگ جن کے دل میں مرض ہے ہم بے وجہ ناحق ان کے مرضوں میں اضافے کا موجب نہ بنیں۔

مختصر عالمی خبریں

ابوالمسرور چوہدری

اغواکی وارداتیں

(پاکستان) : پاکستان کے صوبہ پنجاب میں گزشتہ پانچ سالوں (۱۹۹۵ء - ۱۹۹۱ء) کے دوران اغوا کی وارداتوں کے سلسلہ میں درج ہونے والے ۲۴۹۹۰ مقدمات کے مطابق اس دوران مجموعی طور پر ۲۱۶۴۵ عورتوں کو اغوا کیا گیا۔ جبکہ صرف ۲۸۵۴ مقدمات میں سزائیں سنائی گئیں۔ ۹۴۲۰ مقدمات یا تو ڈسچارج کر دئے گئے یا ان میں ملوث ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ ۸۰۸ مقدمات کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اس دوران ۱۴۲۲۴ عورتوں کو بر آمد کیا گیا جبکہ ۷۴۱۸ خواتین اور ۱۰۶۰ مردوں کا تاحال کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

سال ۱۹۹۶ء میں اب تک اغوا کے ۱۴۵۶ مقدمات درج کئے جاچکے ہیں۔

سعودی عرب میں ۴۴ پاکستانیوں کے سر قلم کر دئے گئے

(سعودی عرب) : وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا کہ پچھلے ایک سال کے دوران سعودی عرب میں ۹۴ پاکستانیوں کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں پکڑا گیا۔ ان میں سے ۴۴ پاکستانیوں کے سر قلم کر دئے گئے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ منشیات سے بہت آمدنی ہوتی ہے، لوگ ہیروئن چلغوزوں اور فرنیچر میں بھر کر لے گئے ہیں۔ ضیاء الحق صاحب کے اے ڈی سی ٹیبل لیمپوں میں ہیروئن بھر کر امریکہ لے گئے تھے۔ حکومت کے سخت اقدامات کے باوجود سمگلنگ پر سو فیصد قابو نہیں پایا جاسکتا۔

اردو دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے

بی بی سی کے ایک سروے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں پانچ ہزار کے لگ بھگ زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن دنیا کی بڑی زبانوں مثلاً انگریزی، چینی، اردو، ہسپانوی اور عربی سیٹلائٹ ٹیلی ویژن اور دنیا کے دیگر جدید ذرائع ابلاغ کی بدولت بڑی تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ اس کے بالمقابل چھوٹی چھوٹی کئی زبانیں معدوم ہوتی جارہی ہیں۔ خیال کیا جارہا ہے کہ آئندہ صدی میں تقریباً تین ہزار زبانیں قصہ پارینہ بن جائیں گی۔ بی بی سی کے مطابق اردو دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے۔

سات لاکھ عراقی ہلاک

عراق نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے اس کے خلاف عائد پابندیوں کے باعث ادویات کی قلت کے نتیجے میں سات لاکھ سے زائد عراقی باشندے ہلاک ہو چکے ہیں۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔

(مدیر)

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

زیتون کی خوبیاں اور اس سے متعلقہ روایات

اٹلی کے انتخابات میں "زیتون کے درخت کا اتحاد" (Olive Tree Coalition) جیت گیا ہے۔ ایک اخبار کے کالم نویس لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ اتحاد کا خوبصورت نام ہے۔ زیتون قوم کی صحت کے لئے اچھا ہے۔ اس میں نہ صرف کولیسٹرول نہیں ہوتا بلکہ یہ کینسر اور امراض قلب کے خلاف جسم میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔ زیتون عمدہ اخلاق کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کا صاف پاک تیل جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو کا ذائقہ بہت عمدہ ہوتا ہے۔ زیتون ہمت، بہادری اور صبر بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ یہ سب سے اچھا ایسی زمین میں اگتا ہے جہاں کی زمین اور آب و ہوا ایسی ہو کہ اسے نشوونما کے لئے جدوجہد درکار ہو۔ زیتون امن کا بھی نشان ہے اور اسے روایتی طور پر صلح اور امن کی علامت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ زیتون فتح کا بھی نشان ہے۔ چنانچہ شروع میں اولمپک کھیلوں میں جیتنے والوں کو زیتون کے پتوں سے بنا ہوا تاج پیش کیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زیتون کی قسم کھائی ہے یعنی اس کو شہادت کے طور پر پیش کیا ہے جیسے فرمایا "والزیتون (۹۵:۲)۔ اس کی تشریح میں حضرت مصلح موعودؓ تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں:

"زیتون کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ زیتون کی شاخ حضرت نوحؑ کے واقعہ کی یاد دلاتی ہے اور وہ بھی رحم اور امن کے واقعہ کو۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی جب جودی یعنی ارارات پر پہنچی تو حضرت نوحؑ نے مختلف پرندوں کو چھوڑا تاکہ وہ پتہ لے کر آئیں کہ کہیں زمین بھی نظر آتی ہے یا نہیں۔ آخر میں انہوں نے کبوتری چھوڑی جب وہ واپس آئی تو زیتون کی ایک تازہ پتی اس کے منہ میں تھی جس سے حضرت نوحؑ نے سمجھ لیا کہ اب خدا کی طرف سے فضل نازل ہو گیا ہے اور زمین نظر آنے لگ گئی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے قافلہ سمیت وہاں اتر گئے"۔

قرآن کریم میں اللہ کے نور کی جو مثال دی گئی ہے اس میں جس چراغ کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی زیتون کے بابرکت درخت سے روشن کیا گیا بتایا گیا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ اس طرح نور محمدیؐ کو درخت زیتون سے روشن قرار دے کر اس سے مشابہت دی گئی ہے۔ گویا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایسا ہے جو ظاہری و باطنی، جسمانی و روحانی صحت کے لئے بھی اچھا ہے۔ روحانی لذت کا سرچشمہ اور شمع ہدایت کی جان ہے۔ صبر و استقلال اور مجاہدہ کی خاص شان کا مالک ہے اور صلح اور امن اور رحم کا منبع ہے۔ آج دنیا امن امن پکارتی ہے حقیقی امن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہی مل سکتا ہے اور آخری فتح کا تاج بھی آپؐ ہی کے مبارک سر کے لئے مقدر کیا جا چکا ہے۔

جونکوں کا طب جدید میں استعمال

دو ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ سے اطباء کئی بیماریوں کے علاج کے لئے جونکوں کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ جونکیں جسم کے متاثرہ حصہ سے خون چوستی ہیں اور اس حد تک خون پیتی ہیں کہ ان کا اپنا حجم پانچ گنا بڑھ جاتا ہے اور سیر ہونے کے بعد گر جاتی ہیں۔ گزشتہ صدی میں وجع المفاصل (Gout)، موٹاپا (Obesity) اور کالی کھانسی (Whooping Cough) کے علاج کے طور پر جونکیں لگوانا عام تھا۔ جونکیں طب جدید میں بھی استعمال ہوتی ہیں اور سڈنی کے لورپول ہاسپٹل میں اور سینٹ ونسنٹ ہسپتال میں باقاعدہ پالی جاتی ہیں۔ لیکن فرق یہ پڑا ہے کہ یہ جونکیں خاص اس غرض کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ ان جونکوں میں ایسی دوائیں شامل ہیں جو درد کو روکتی ہیں، خون منجمد نہیں ہونے دیتیں تاکہ جونک اترنے کے بعد بھی خون جاری رہے اور خون کو جاری کرتی ہیں۔ پچھلے دنوں سڈنی میں ایک بچی کا ہاتھ دروازے میں آگیا انگلی کا ایک حصہ کٹ کر علیحدہ ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے آپریشن سے انگلی کے ٹوٹے ہوئے حصہ کو دوبارہ جوڑ تو دیا لیکن اس کی رگیں اتنی باریک تھیں کہ ان کا جوڑنا اور ان میں دوران خون کا قائم رکھنا نہایت مشکل تھا چنانچہ یہ کام لوسی کے سپرد کیا گیا جو ایک ننھی جونک کا نام ہے اس کے خون چوسنے سے اور ان دواؤں کی مدد سے جو اس کے جسم میں شامل تھیں تمام چھوٹی بڑی رگوں میں خون جاری رہا اور بچی کی انگلی بالکل جڑ گئی۔ ڈاکٹر کہتے ہیں اگر جونک لوسی مدد نہ کرتی تو بچی صوفی کی انگلی کبھی صحیح نہ جڑ سکتی۔ البتہ ڈاکٹروں نے لوسی سے کام نکالنے کے بعد اس کا اپنا کام تمام کر دیا تاکہ کسی اور مریض پر استعمال کر کے اس بچی کی انفیکشن ادھر منتقل نہ ہو جائے۔ ایک جونک ایک ہی مریض پر استعمال کی جاتی ہے۔

آسٹریلیا سے ۳۰ ہزار بیمار بھیڑوں کی درآمد

(پاکستان) : اخبار جنگ لندن ۱۴ جولائی کی خبر کے مطابق آسٹریلیا سے ۳۰ ہزار ایسی بھیڑیں پاکستان درآمد کر لی گئی ہیں جو "سکریپی" نامی بیماری میں مبتلا ہیں جو گائے کو پاگل کر دینے والی بیماری سے ملتی جلتی ہے۔ ذمہ دار ذرائع کے مطابق لائیوسٹاک ڈویژن کی سخت مخالفت کے باوجود پرائیویٹ سیکٹر میں بعض بااثر درآمد کنندگان نے گزشتہ ۶ ہفتے کے دوران ۱ء۵ ملین ڈالر مالیت کی ایسی ۳۰ ہزار بھیڑیں درآمد کی ہیں جن کے بارے میں آسٹریلین حکام نے بیماری سے پاک ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا۔ بتایا گیا ہے کہ "سپنٹ" نامی یہ بھیڑیں جن کی عمر ۱۸ ماہ سے دو سال تک ہے آسٹریلیا میں وولن انڈسٹری کے مالکان پالتے ہیں۔ اون اتارنے کے بعد ۲ سال کی عمر میں انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بھیڑیں انتہائی سستی قیمت پر (۵۰ ڈالر فی بھیڑ) کے حساب سے پاکستانیوں نے درآمد کر لی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاگل گائے کی طرح مذکورہ بیماری بھیڑوں کا گوشت کھانے سے انسان پاگل ہو سکتا ہے یا اسے دیگر دماغی امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

میں مسلمان کیوں ہوا؟

(نور احمد تھروس بولستاد - ناروے)

مکرم نور احمد بولستاد صاحب جماعت احمدیہ ناروے کے ایڈیشنل امیر ہیں۔ آپ خدا کے فضل سے نہایت مخلص، وفادار اور پرجوش احمدی ہیں اور اسلام کے تعارف کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت والی لمبی زندگی دے اور ان کے ایمان و اخلاص میں ترقی بخشتا چلا جائے۔ آمین

ذیل میں ان کے ایک مضمون کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جو جماعت احمدیہ ناروے کے رسالہ "الجہاد" میں گزشتہ سال شائع ہوا۔ (ادارہ)

—○○○○—

بارہا مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ میں مسلمان کیسے ہوا؟ اور کیوں ہوا؟ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے یہ جواب دینا تو ممکن ہے کہ میں مسلمان کیوں ہوں اور پھر احمدی مسلمان ہی کیوں ہوں، لیکن اپنے مسلمان ہونے کی تمام تفاصیل بیان کرنا میرے لئے کافی مشکل ہے۔ مگر تاہم میں کوشش کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں کچھ بیان کروں۔

اس وقت میری عمر ۵۳ سال ہے اور جس وقت مجھے مسیح موعودؑ کو پہچاننے کی سعادت حاصل ہوئی اس وقت میری عمر ابھی سولہ سال بھی نہ ہوئی تھی۔ گزرے ہوئے ان قیمتی ایام کو محفوظ کرنے کے لئے میں نے کبھی بھی اپنی یادداشت یا ڈائری نہیں لکھی اس لئے جو کچھ بیان کر رہا ہوں وہ اندازے اور انسانی یادداشت پر ہے۔

کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرنا ایک غیر معمولی واقعہ ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ مجھے کئی دفعہ ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جن کے مسلمانوں سے محبت کے تعلقات استوار ہو چکے ہوتے ہیں اس وجہ سے وہ عیسائیت چھوڑ کر اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں اکثر سمجھاتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ اسلام میں داخل ہونے کی وجہ صرف دین اسلام ہونا چاہئے نہ کہ کسی مخصوص شخص سے جذباتی لگاؤ وغیرہ۔

اسی طرح میرا رابطہ ایسے لوگوں سے بھی رہتا ہے جو چرچ کے رویہ، تعلیم اور بعض افراد کے ستائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دیگر مذاہب مثلاً بدھ مت کے لوگ یا مسلمان غیر معمولی مہمان نواز اور محبت کرنے والے ہیں چنانچہ محض مذہب کی تبدیلی کی خاطر وہ مسلمان ہونا چاہتے ہیں یا اپنے پہلے مذہب کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تبدیلی مذہب کی یہ وجہ محض سطحی سی ہے۔ میں ایسے لوگوں کو یہ بات بتانے کی کوشش کرتا ہوں کہ ہر مذہب اور تنظیم کا ماحول ان کے لئے نیا اور اجنبی ہو سکتا ہے، ان کا واسطہ ہر طرح کے لوگوں سے پڑ سکتا ہے۔ اگر محض سطح آب پر نظر آنے والے روابط کی وجہ سے آپ مذہب تبدیل کر رہے ہیں تو آپ کو مایوسی اور ایڈجسٹمنٹ کے مسائل پیش آسکتے ہیں۔ پس مجھے توفیق ملتی رہی ہے کہ ایسے لوگوں کو بتاؤں کہ تلاش کے اس سفر میں انہیں اسلام کی حسین تعلیم پر نظر رکھنی چاہئے۔ ان کے اپنے مذاہب سے بیزار ہونے کی وجہ ہی یہ ہے کہ فطرت انسانی کو جس چیز کی تلاش ہے وہ ان کے ہاں میسر نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس ایک مکمل ضابطہ حیات موجود ہوتا تو وہ کبھی بھی تلاش کے لئے باہر نہ نکلتے۔ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی کے گھر میں خزانہ موجود ہو اور وہ باہر تلاش کے لئے نکل کھڑا ہو؟

میرا تعلق ایک اوسط درجے کے عیسائی خاندان سے ہے اور ہم لوگ نارویجین چرچ سے وابستہ لوگ تھے۔ یہ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ میرے والدین اور کنبہ کے دیگر افراد مذہب کا احترام کرتے تھے۔ تدفین کی رسوم، چھوٹے بچے کو بپتسمہ دلوانا، کرسمس کے موقع پر سال میں ایک مرتبہ چرچ جانا اور کھانے کی دعا وغیرہ یاد کرنا، یہ سب چیزیں ہمارے گھر میں موجود تھیں۔ یہ باتیں آپ کے سامنے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارا گھرانہ مذہب سے برگشتہ یا غیر معمولی آزاد خیال گھرانہ نہ تھا بلکہ ہم ان تمام چیزوں کا احترام کرتے تھے مگر تاہم یہ تعلق درمیانہ ہی تھا، اس میں کوئی انتہا پسندی نہ تھی۔

ناروے میں عیسائی خاندان کے بچے جب بلوغت کی عمر کو پہنچتے ہیں تو چرچ میں ان کی Confirmation کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس موقع پر نوجوان لڑکوں کو تحفے وغیرہ دیئے جاتے ہیں اور ایک لحاظ سے یہ اقرار ہوتا ہے کہ بچہ اب ایک بالغ عیسائی بن گیا ہے۔ جب میں بلوغت کی عمر کو پہنچا تو میں نے اپنے والدین سے کہا کہ میں یہ رسم ادا نہیں کرنا چاہتا۔ میرے والدین نے میری اس خواہش کا احترام کیا اور اس بات پر زور نہیں دیا۔ میرے اس انکار کی وجہ نوجوانی کا باغیانہ عنصر نہ تھا نہ ہی مذہب سے کسی قسم کی نفرت رکھتا تھا اور نہ ہی والدین سے کسی اختلاف کا اظہار تھا۔ بلکہ سیدھی سی بات ہے کہ عیسائیت کے عقائد مجھے سمجھنے میں دقت ہوتی تھی۔ تثلیث، نجات اور پیدائشی گناہ گار ہونے کی وجہ مجھے کوئی نہیں بتاتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے استفسار کرنا شروع کیا کہ کیا وجہ ہے کہ موجودہ عیسائیت میں پولوس کا عمل دخل بہت زیادہ ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ ان کی تحریروں کو بائبل میں جگہ دی گئی ہے؟ میرے اس مسلسل سفر میں مجھے کبھی بھی تسلی بخش جواب نہ ملا۔

خدا تعالیٰ کی ذات پر میرا شروع سے ایمان رہا ہے لیکن ان دنوں میں بھی میرا خدا "واحد خدا" تھا اور اس سلسلہ میں مجھے کوئی شبہ نہ تھا۔

اس پس منظر کے بعد میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے تحقیق اور مطالعہ شروع کیا۔ سب سے پہلے میں نے اپنے قومی چرچ کی تعلیمات کا جائزہ لیا اور اس کے بعد کیتھولک عقائد کو پڑھا۔ مجھے بہت دلچسپی اور انہماک کے ساتھ کیتھولک عقائد کے حق میں اور مخالفت میں مواد پڑھنے کا موقع ملا۔ اب تک میرے پاس ان دنوں کی بعض نایاب کتب اور صحیفے محفوظ ہیں۔

عیسائیت کے بنیادی عقائد سے اچھی واقفیت ہونے کے بعد خود بخود میں آگے بڑھتا چلا گیا اور مختلف چھوٹے بڑے عیسائی فرقوں اور جماعتوں کے پیغام کا جائزہ لیا۔ جوں جوں میں آگے بڑھتا جاتا تھا میرے لئے یہ بات باعث حیرت تھی کہ عیسائیت کے بنیادی عقائد، جن کا ذکر ابھی میں نے اوپر کیا ہے، کے حق میں یا وضاحت میں کوئی بحث نہیں ملتی تھی۔

Noor Ahmad Truls Bolstand
Additional Amir, Norway

یہ ایک انتہائی عجیب و غریب تلاش کا سفر تھا۔ اس دوران ازمنہ قدیم کے فلسفیوں کے خیالات جاننے کا بھی موقع ملا۔ عیسائی توہم پرستی کے بارے میں بھی آگاہی ہوئی۔ بہائیت کا کچھ لٹریچر پہلی جنگ عظیم کے بعد نارویجین میں شائع ہوا تھا وہ بھی میں نے پڑھا جبکہ یہودیت کے بارے میں میں نے پہلے سے عیسائیت کی بنیاد کے طور پر پڑھ رکھا تھا۔

ماضی کی اس دلچسپ کہانی کو جب میں یاد کرتا ہوں تو اچانک مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے ہندومت اور بدھ مت کا بھی مطالعہ کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک قدیم ایرانی مذہب زرتشتی مذہب کی تعلیمات کا بھی جائزہ لیا۔

ممکن ہے آپ سمجھتے ہوں کہ ایک پندرہ سالہ لڑکے نے اتنا مطالعہ کیسے کیا؟ کیا اس عمر میں مجھے ان چیزوں کی سمجھ بھی آتی تھی؟ میرا جواب ہے کہ میں نہ صرف یہ چیزیں پڑھتا تھا بلکہ اس سے پوری طرح لطف اندوز بھی ہوتا تھا۔ دراصل نوجوان اگر شروع سے کسی چیز میں دلچسپی لینا شروع کر دیں تو ان کی تلاش کا افق بہت وسیع ہوتا ہے۔

اس دوران اسلام کے بارہ میں پڑھنے کی باری بھی آئی۔ اس زمانہ میں اسلام کے بارے میں جو کچھ نارویجین میں میسر تھا اس سے اس مذہب کی بہت ہی منفی تصویر سامنے آتی تھی۔ چنانچہ یہ مذہب میرے لئے بالکل دلچسپی کا باعث نہ تھا۔ ایک ظالم خدا کا تصور، ایک جنگجو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) جنہیں کہ مرگی تھی (نعوذباللہ)، تلوار سے لوگوں کو ساتھ ملانا، پردے میں بند خواتین اور الکحل پر پابندی اور اس قسم کے تصورات تھے جو کہ اسلام کے تعارف میں پیش کئے جاتے تھے۔

آج جب میں اپنے خیالات کو مجتمع کرنے بیٹھا ہوں تو میں سوچتا ہوں کہ اس منفی تصویر کے باوجود میں نے اسلام کے بارے میں مطالعہ جاری کیوں رکھا؟ اس کی دو وجوہات تھیں۔

پہلی یہ کہ ۱۹۵۶ء میں جب میں ہائر سیکنڈری سکول کی تیسری جماعت میں پڑھتا تھا، آج کے نظام کو اگر دیکھا جائے تو یہ کلاس کالج کی پہلی جماعت کے برابر ہوگی، ہمارے نصاب میں Ragnar Aasland کی ایک کتاب شامل تھی۔ اس زمانے کے دیگر مواد کی طرح یہ بھی اسلام کی بہت منفی تصویر پیش کرتی تھی۔ اس میں کسی جگہ تحریر تھا کہ مذہب اسلام کے ماننے والوں کی تعداد ۳۸۰ ملین ہے۔ یہ پڑھنا تھا کہ میرے ذہن میں یہ سوال کلبلانے لگا کہ ایک ظالمانہ مذہب پر اتنی زیادہ تعداد میں لوگ ایمان رکھتے ہیں؟

انہی دنوں میں نے ایک جگہ ایک بہت دلچسپ اقتباس پڑھا جس کے مطابق "ازمنہ وسطی میں علماء جب یہ جاننا چاہتے تھے کہ گھوڑے کے کتنے دانت ہوتے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے کہ ارسطو نے اس موضوع پر کیا لکھا ہے؟ اور کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آتی کہ اپنے اصطبل میں کھڑے گھوڑے کے دانت گن لیں"۔

نہ معلوم کیا واقعہ گزرا، میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ مجھے زمانہ وسطی کے علماء کی طرح نہیں کرنا چاہئے، کیوں نہ خود تحقیق کروں۔

چنانچہ اس زمانے میں موجود قرآن پاک کا ایک جزوی نارویجین ترجمہ پڑھا جو کہ Schencke اور Birkeland نے کیا تھا۔ میری خواہش تھی کہ مسلمانوں کا اپنا لکھا ہوا مواد پڑھوں جو کہ اس زمانے میں بہت مشکل تھا۔ میں نے کوشش جاری رکھی۔ تلاش بسیار کے بعد بالآخر مجھے جرمن اور انگلش میں کچھ معلوماتی لٹریچر مل گیا۔

۱۹۵۶ء کا سال اس لحاظ سے یادگار ہے کہ اس سال مجھے اپنے ایک کلاس فیلو کی وساطت سے محترم کمال یوسف صاحب کا پتہ ملا۔ موصوف جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور ان دنوں سویڈن میں تعینات تھے۔ محترم کمال یوسف صاحب اور ایک اور سویڈش مسلمان نوجوان سے بہت خط و کتابت، ملاقات اور اسلام کے بارے میں مطالعہ کتب کے بعد ۱۹۵۷ء میں مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے کا موقع ملا۔

میرا ایک کلاس فیلو اور ایک اور نارویجین شخص مجھ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ میں نہیں جانتا وہ اب کہاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے استقامت بخشی۔ یہ اس کی عطا ہے۔ میرا دل کی گہرائیوں سے پختہ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات جسے کہ ہم مسلمان اللہ کہتے ہیں واحد لاشریک ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ صمیم قلب سے میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ قرآن پاک بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس میں شامل تعلیمات اللہ تعالیٰ کے پہلے کلام کی وضاحت کرتی ہیں اور اس کی موجودگی میں کسی پہلی تعلیم کی ضرورت نہیں۔

تمام مذاہب میں ایک ایسے مقدس وجود کے آنے کی خبر ملتی ہے جو زمانہ آخر میں آئے گا۔ اس وجود کے نام مختلف مذاہب میں علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ یہ مختلف وجود نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی شخص ہے۔ بہت سی وجوہات اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کی بنیاد پر میں یہ کہتا ہوں کہ وہ جس کا انتظار تھا آچکا ہے۔

یہ مقدس وجود حضرت مرزا غلام احمد ہیں جو ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اسلام احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی۔ چونکہ میں ان پر ایمان رکھتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہت سے مذاہب میں جس وجود کا انتظار تھا وہ یہی وجود ہے اس لئے میں احمدی مسلمان ہوں۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ آف نیلاگنبد لاہور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں روزانہ خط تحریر کرتے اور اکثر قادیان جاکر حاضری دیتے تھے۔ ایک دفعہ قادیان پہنچے تو حضورؑ مسجد مبارک میں تشریف لائے اور فرمایا آپ یہاں بیٹھ جائیں میں آپکے لئے کھانا لاتا ہوں۔ کچھ دیر بعد حضورؑ سویوں کی ایک پلیٹ لائے اور فرمایا یہ ابھی آپ کے لئے اپنے گھر والوں سے پکوا کر لایا ہوں۔

حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ کے بیان فرمودہ چند واقعات محترمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ نے ماہنامہ "مصباح" مئی ۹۶ء میں بیان کئے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت اماں جانؓ نے حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ کو شیشے کا مرتبان شہر سے عرق لانے کے لئے دیا۔ حضرت منشی صاحبؓ بھی انکے ہمراہ گئے۔ راستہ میں مرتبان آپکے ہاتھوں میں اچانک دو ٹکڑے ہوگیا۔ چنانچہ آپؓ بہت خوف اور شرمندگی میں واپس پہنچے، میر صاحبؓ نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کی "محبوب عالم نے مرتبان توڑ ڈالا ہے"۔ حضورؑ نے فرمایا "بہت اچھا ہوا مرتبان ٹوٹ گیا۔ اگر یہ برتن ٹوٹیں نہیں تو ہمارے گھر میں اس کثرت سے جمع ہو جائیں کہ ہمارے رہنے کے لئے کہیں جگہ ہی نہ رہے"۔ اس پر آپؓ نے عرض کیا کہ لاہور سے ایک اور مرتبان خرید کر بھجوا دوں گا لیکن حضورؑ نے فرمایا "تاوان لینا شریعت میں جائز نہیں، ہاں اگر تحفہ بھیجیں تو ہم قبول کر لیتے ہیں۔"

* * *

حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ آف کریام ضلع جالندھر ۷۶-۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے نماز کے عادی اور تہجد گزار تھے۔ حضرت میاں کریم بخش صاحبؓ نے آپکو حضرت مسیح موعودؑ کی چند کتب پڑھنے کے لئے دیں جسکے بعد آپؓ نے استخارہ کیا اور تصدیق میں خواب دیکھنے کے بعد فروری ۱۹۰۳ء میں قادیان جاکر بیعت کرلی۔ "حقیقۃ الوحی" میں ایک نشان کے گواہوں میں آپ کا نام بھی درج ہے۔ آپکے موضع کریام کا ایک شخص حضورؑ کو جذامی کہا کرتا تھا۔ آخر وہ خود جذامی ہو کر مرا۔ آپؓ نے حضورؑ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو فرمایا "مخالفین کے اندر جذام تو ہوتا ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ بعض کے جسم پر بھی ظاہر کر دیتا ہے۔"

حضرت خلیفہ اولؓ کو آپؓ سے بہت محبت تھی۔ ایک بار آپکے قریبی گاؤں کے لوگ حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؓ نے انہیں قادیان بار بار آنے کی نصیحت فرمائی۔ انہوں نے مجبوری پیش کی تو فرمایا "اچھا قادیان نہ آسکو تو چوہدری غلام احمد کے پاس کریام ہو آیا کرو"۔

آپؓ کو تبلیغ کا جنون تھا۔ ۲۳ء میں ملکانہ تحریک اور ۳۶-۳۵ء میں علاقہ میکریاں کی تبلیغی مہم میں شرکت کی۔ انکے مکان کا کمرہ بطور مسجد استعمال ہوتا تھا۔ ۱۹۱۵ء میں ایک عمدہ مسجد تعمیر کروائی اور اکثر اخراجات خود برداشت کئے۔ ۱۶ء میں احمدیہ پرائمری سکول اپنے خرچ پر جاری کیا۔ دیانت اور سچائی ایسی مسلم تھی کہ عدالتیں ثالث مقرر کرتیں اور مجسٹریٹ صرف آپکی گواہی پر فیصلے کیا کرتے۔

حضرت میاں امام الدین صاحبؓ (والد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب) کریہہ کے اکیلے احمدی تھے۔ آپکا دیوار بنانے پر کسی سے تنازعہ ہوا تو حضرت چوہدری غلام احمد صاحبؓ علم ہوتے ہی چند دوستوں کے ہمراہ وہاں پہنچ گئے۔ معاملہ ختم ہوگیا مگر لوگوں نے محسوس کرلیا کہ میاں صاحبؓ اگرچہ اکیلے احمدی ہیں مگر باہمی اخوت کے باعث انکی برادری وسیع ہے۔ آپؓ بہت غریب پرور تھے۔

۳ جولائی ۴۳ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپکا مختصر ذکر خیر آپکے بیٹے محترم احمد دین صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" مئی ۹۶ء کی زینت ہے۔

* * *

اسی شمارہ میں محترم (کیپٹن) ملک شیر محمد صاحب کا ذکر خیر انکے بھتیجے محترم ملک محمد اعظم صاحب نے کیا ہے۔ محترم کیپٹن صاحب گتر ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور کپڑا جہلم کے ایک احمدی دکاندار سے خریدا کرتے تھے۔ ۵۳ء کے ہنگاموں کے دوران وہاں گئے تو ایک مولوی دکاندار نے آپکو سمجھایا کہ مرزائی کافر ہیں، ان سے کپڑا نہ خریدو اور "محمدیہ پاکٹ بک" پڑھنے کے لئے دی۔ وہ کتاب پڑھ کر آپ اسی احمدی دکاندار کے پاس بحث کے لئے گئے اور ان سے "احمدیہ پاکٹ بک" لی جسکے مطالعہ کے بعد ۵۴ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ۵۸ء میں انہوں نے مضمون نگار کو مطالعہ کے لئے "دعوت الامیر" دی جسے پڑھ کر یہ بھی جنوری ۶۰ء میں احمدی ہوگئے۔ محترم کیپٹن صاحب نے ۲۶ مئی ۹۵ء کو وفات پائی۔

* * *

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا میں جون ۹۶ء سے فرنچ زبان میں بھی چند صفحات شامل کئے جایا کریں گے جنہیں مکرم عبدالحمید عبدالرحمن صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ مرتب کیا کریں گے۔

* * *

محترم چوہدری ریاض احمد صاحب شہید شبقدر کو "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جون ۹۶ء میں محترم ڈاکٹر فضل دین خٹک صاحب نے منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

تمام عمر ریاضت کرے کوئی انسان
کسی کے خود ہی قدم چومتے ہیں عز و کمال
گھسیٹتے ہو اسے کیوں یہ جسم خاکی ہے
تم مارتے تھے جسے بن گئی وہ جانِ ہلال
یہ کیسا شہر ہے اس کے رموز کیسے ہیں
نہ اپنی جان سلامت نہ اپنی عزت و مال
بنا دلیل کے جو لوگ خوں بہاتے ہیں
سمجھ لو ان کو نظر آگیا ہے اپنا زوال

* * *

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس شعر پر اعتراض کے رد میں محترم حسن محمد خان عارف صاحب نے زبور باب ۲۲: آیت ۶ کا حوالہ مذکورہ بالا شمارہ میں پیش کیا ہے جس میں حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں:

"پر میں تو ایک کیڑا ہوں، انسان نہیں۔ آدمیوں کی انگشت نما ہوں اور لوگوں میں حقیر ہوں۔"

* * *

۱۴ جون ۱۹۹۴ء کو مانٹریال سے ۸۰ کلومیٹر دور ایک کسان نے شہاب ثاقب کو اپنی آنکھوں سے زمین پر گرتے دیکھا جس کا حجم زمین پر پہنچنے تک خربوزے کے برابر رہ گیا تھا اور اسکی وجہ سے فضا میں ارتعاش ۲۰۰ کلومیٹر دور محسوس کیا گیا۔ اس آسمانی پتھر کو جیالوجیکل سروے آف کینیڈا نے ۱۰ ہزار ڈالر میں خرید لیا۔ ادارہ کے پاس پہلے سے ۷۰۰ ستاروں کے نمونے محفوظ ہیں جن میں سے بعض لوہے، نکل اور دوسری دھاتوں کے بھی ہیں۔ سائنسی مشاہدہ کے مطابق یہ پتھر مسلسل زمین کے مدار میں ۱۱ سے ۱۰۰ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے داخل ہو رہے ہیں اور اکثر اسی وقت جل کر راکھ ہو جاتے ہیں جبکہ بعض بڑے بڑے پتھر دھماکہ سے پھٹتے ہیں۔ تاریخ انسانی میں سب سے بڑا دھماکہ سائبیریا میں ۳۰ جون ۱۹۰۸ء کو رونما ہوا تھا جب ۳۰ میٹر چوڑی چٹان ۱۰ کلومیٹر کی بلندی پر یکلخت پھٹی جس سے ۱۰ میگاٹن کے ایک ہائیڈروجن بم کے پھٹنے کے برابر حرارت پیدا ہوئی۔ "احمدیہ گزٹ" میں شائع شدہ محترم محمد زکریا ورک صاحب کے اس مضمون میں مزید بیان کیا گیا ہے کہ دنیا کا سب سے وزنی شہاب ثاقب جنوبی افریقہ میں ہے جس کا وزن ۶۰ ٹن ہے۔ نیز امریکی ریاست ایری زونا میں ۵۰ ہزار سال قبل شہاب ثاقب گرنے سے ۴۱۵۰ فٹ لمبا اور ۵۷۰ فٹ گہرا گڑھا پیدا ہوا تھا۔

بقیہ:- خطبہ جمعہ

تمام ایسے ملکوں میں جہاں کثرت سے اس وقت احمدیت پھیل رہی ہے ہمیں اس کی شدید ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم فریضے کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ ہم اسلام کے نظام اطاعت کو جاری و ساری رکھ سکیں اور اس کے اعلیٰ تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ کیونکہ اسی میں ہماری زندگی ہے اور اسی میں ہمارا اطمینان ہے اور اسی میں ہماری صلاحیت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ بہترین وہ لوگ ہیں جن کے امیر اپنے ماتحتوں کو دعائیں دیتے رہیں اور ان کی بھلائی چاہتے رہیں۔ اور جن کے ماتحت ہمیشہ اپنے امیر کی خیرخواہی چاہیں اور محبت کے جذبوں سے مجبور ہو کر انہیں دعائیں دیتے رہیں۔ یہ وہ بہترین اطاعت ہے جو اسلامی اطاعت ہے۔ اللہ ہمیں اس اطاعت کے نمونے دنیا میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چار بجے چونکہ وقت ختم ہو جاتا ہے کیونکہ دو طرفہ تعلق، ہمارا رابطہ کٹ جاتا ہے اس لئے جلدی میں مجھے بعض اہم امور چھوڑنے بھی پڑے اور آپ نے دیکھا ہوگا میرے طرز بیان میں کچھ تھوڑی سی افراتفری پائی جاتی تھی۔ وہ وقت کی طرف خیال جاتا تھا تو طبیعت میں ایک جلدی پیدا ہو جاتی تھی۔ کوشش کرتا تھا کہ کوئی قابل ذکر امر رہ نہ جائے۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے جونہی چار بجے ہیں اس وقت تک میں اپنی بات ختم کر چکا تھا۔ اگر کوئی ٹکڑا تھوڑا سا رہ بھی گیا ہو تو انشاء اللہ بعد میں انگلستان سے جب ہم اسی خطبے کو اٹھا کر عالمی روابط کے ذریعے دنیا میں پھیلائیں گے تو سب تک پہنچ جائے گا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ابھی چند منٹ اوپر دے دیئے گئے ہیں اور یہ بات جاری ہے تو آخر پر میں تمام دنیا کی جماعتوں کو جو اس وقت یہ خطبہ سن رہی ہیں امریکہ کے اس اجتماع کے لئے اور اس کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امریکہ کی جماعت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور ہر پہلو سے آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ ابھی تربیت کی بہت حد تک کمی ہے اور خصوصاً ان بچوں میں کمی ہے جو یہاں پیدا ہوئے۔ اور ان نومبائعین میں کمی ہے جو بڑی عمر میں آکر جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ بہت ہی اہم ذمہ داری کے تقاضے ہیں جو ہمیں پورے کرنے ہیں۔ اور اطاعت کے مضمون پر جو میں نے زور دیا ہے وہ خالصۃً اس خاطر دیا ہے کہ سب قومیں خدا کے مہمان بن کر ہمارے اندر داخل ہو رہی ہیں۔ ان کی کمزوریوں پر ہمیں نظر رکھنا ہے۔ ان کے رجز کو ہر طرح سے پاک کرنا ہے۔ اور اپنی کمزوریوں کو ان سے دور رکھنا ہے اور پوری کوشش کرنی ہے کہ ہماری کمزوریاں ان میں منتقل نہ ہو جائیں ورنہ آئندہ قوموں کی خرابیوں کے ہم ذمہ دار قرار دیئے جائیں گے۔ پس جہاں خدا تعالیٰ انعامات کی کثرت سے بارش فرما رہا ہے۔ نئی نئی قومیں لکھو کھہا کی تعداد میں احمدیت میں داخل ہو رہی ہیں وہاں ہمارے ثواب کے مواقع بھی بڑھ رہے ہیں اور ہماری سزا کے احتمالات بھی بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے امارت کے تعلق میں متنبہ فرمایا ہے کہ ہر امیر اپنے ماتحت جو بھی ہیں ان کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ اگر وہ ان کے اوپر شفقت کا حق ادا کرے گا تو اس کی جزا اس کو نصیب ہوگی۔ اور اگر وہ اس حق سے غفلت کرے گا تو خدا کے حضور وہ اس سے پوچھا جائے گا۔ مگر ایک اور دوسرے موقع پر آپؐ نے اس مضمون کے اس پہلو کو بھی خوب کھول دیا کہ تم سے جو پرسش ہوگی اس میں تمہاری بےاختیار کمزوریوں کو خدا تعالیٰ نظرانداز فرما دے گا۔ اس لئے ایسے ذمہ دار کاموں کو قبول کرنے سے احتراز نہ کرنا اس ڈر سے کہ تم ہوسکتا ہے اس کے فرائض کا حق ادا نہ کرسکو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسلام میں امارت کا نظام اس طرح قائم ہوا ہے کہ جو شخص بھی پوری دیانتداری کے ساتھ جاری کرنے کی کوشش کرے گا اس کا دوہرا ثواب خدا اس کو دے گا۔ اور اگر پوری دیانتداری سے کوشش کے باوجود کوئی اچھا فیصلہ جاری نہ کرسکے اور غلطی کا مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک جزا دے گا اس کی۔ پس اگر نیتوں کے دائرے میں ہم پاک صاف ہو جائیں، محض للہ نیتیں ہوں، تو ہماری کامیابیاں بھی باعث ثواب ہیں اور ہماری ناکامیاں بھی باعث ثواب ہیں۔ اس الٰہی سلسلے کے اندر ہر پہلو سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب چونکہ وقت غالباً اب تک ختم ہوچکا ہوگا اس لئے اب خطبہ ثانیہ کی طرف آتا ہوں۔

Attanayake & Co.
Solicitors

Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact:
ANAS AHMAD KHAN.
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

19/08/1996 - 28/08/1996

Monday 19th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-Uganda The Pearl of Africa
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Siraiky Programme -
08.00	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" by Hafiz Muzaffar Ahmad
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - (R)
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	MTA Sports - Volley Ball Match - Final - Dar-ul-Rehmat Vs Dar-ul-Fazl - Rabwah
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 6 (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit, "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV-(R)
23..00	Learning French
23:30	Various Programme

Tuesday 20th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran Lesson No 6(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Volley Ball Match - Final - Dar-ul-Rehmat Vs Dar-ul-Fazl - Rabwah (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 6(R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Non-Ahmadi Guests Part 2
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	Medical Matters :Teeth and Gum Diseases - Part 1
15:30	Conversation with a new convert - Dr Faisal Aziz
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme -1) Spiel Spaß and Spannung - Games, Fun and Suspense 2) Lerne deine Religion Kenn - Islamic Stories
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 21st August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 1 (R)
02.30	Conversation with a new convert - Dr Faisal Aziz (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV -(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 4
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 7
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Baisan ke Laddo"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Thursday 22nd August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 7(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 4 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 7(R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah " Baisan ke Laddo"(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Seerat Hadhrat Masih Maud - by M. Azam Akseer
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -(N)
15.00	Quiz Prog -
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 4 - 23.1.94
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something 2) Sport Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Moshaira Jalsa Salana UK 95- Part 1
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

Friday 23rd August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 4 - 23.1.94 (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Moshaira Jalsa Salana UK 95 - Part 1
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - From Germany
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	Speech "Acceptance Of Prayer" - Part 2 - by Laiq Tahir Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 8
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in der Türkei
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb - Interview of Dr Mirza Ameen Baig Sb - Orthopedic Surgeon - "Pain in the Knee Joint"
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)

Saturday 24th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 8 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Speech "Acceptance of Prayer" - Part 2 - by Laiq Tahir Sahib
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 8 (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Massih IV
08.00	Various Programme
08.30	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb- Interview of Dr Mirza Ameen Baig Sb- Orthopedic Surgeon - "Pain in the Knee Joint"
09.00	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Germany Jalsa Salana 1996 (From Ladies Jalsa Gah)
10.30	Bangla Programme/Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.11.91 - London Mosque ,UK
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Sunday 25th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Germany Jalsa Salana 1996 (From Ladies Jalsa Gah) - (R)
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme
07.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.00	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Majlis-e-Irfan - 4.12.93 - Majlis Ansarullah UK
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Concluding Speech by Hadhrat Khalifatul Masih IV - From Germany - Jalsa Salana 1996
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 9
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.30	Learning Norwegian

Monday 26th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Yassarnal-Quran Lesson No 9(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Around The Globe - Uganda The Pearl Of Africa
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 9
07.00	Sariaky Programme
08.00	A Letter From London by Ameer Sahib
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech on "Seerat-un-Nabi"(saw) by Hafiz Muzaffar Ahmad
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	M.T.A. Sports -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazoor 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Qûran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV -(R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 27th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports -
03.30	Urdu Class With Huzur (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner
13.00	From The Archives - Friday Sermon 24.3.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
15.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 2
15.30	A Talk with a New Convert - Mirza Rizwan Ahmad Baig Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 10 (N)
19.00	German Programme - 1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Islamic Stories
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 28th August 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 10 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 2
02.30	A Talk with a New Convert - Mirza Rizwan Ahmad Baig Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran Lesson No 10 (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 5
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora - Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Salad"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/ Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, August 16, 1996 No. 33

انٹرنیشنل مجلس عرفان

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر ۲۶ جولائی کو شام آٹھ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں اردو زبان میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ ان کا رواں ترجمہ مختلف زبانوں میں براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہوتا رہا۔ سوال وجواب کی یہ مجلس انٹرنیشنل مجلس عرفان کا رنگ رکھتی تھی کیونکہ اس میں مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں نے سوالات کئے۔ بعض سوال اس دوران بذریعہ فیکس بھی مختلف ممالک سے موصول ہوئے۔ ذیل میں چند ایک اہم سوال اور ان کے مختصر جوابات قارئین کی دلچسپی کے لئے تحریر ہیں۔ اس دلچسپ مجلس سے بھرپور طور پر فیض یاب ہونے کے لئے آپ شعبہ سمعی وبصری سے اس کی آڈیو یا ویڈیو کیسٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک سوال جو انڈونیشیا سے آئے ہوئے ایک مہمان نے کیا یہ تھا کہ حدیث میں ہے کہ امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی نسل سے ہوگا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے؟ حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ کسی کتاب میں ذکر کی ضرورت نہیں۔ حضور نے سوال کی نوعیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو حضرت فاطمہؓ کی نسل سے نہیں تھے البتہ آپ کے آباء واجداد میں سے بعض حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے بھی تھے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں کے آنے کی خوش خبری دی ہے یا دو آدمیوں کی۔ ایک تو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبر ہے۔ اور حضرت مسیح تو ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی نسل سے نہیں ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی خوش خبری جو دی گئی ہے یہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اگر غیر احمدیوں کی بات مانی جائے تو دو الگ الگ امام ہیں۔ ایک مسیح ابن مریم جو وہ مانتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی نسل سے نہیں۔ اب رہ گئے امام مہدی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان کا قرآن وحدیث میں ذکر ہے۔ اگر ہے تو کہاں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سورہ جمعہ میں "و آخرین منہم" کے الفاظ میں جس امام کے آنے کی خبر دی گئی ہے اس کا آنحضرتؐ کے نام پر دوبارہ آنا بتایا گیا۔ یہ پیش گوئی اگر امام مہدی پر چسپاں ہوتی ہے تو لازماً وہ امام مہدی اسی طرح آئے گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بخاری کی حدیث کے حوالہ سے ذکر فرمایا کہ جب اس آیت کی بابت صحابہ نے سوال کیا کہ "آخرین" کون ہیں تو حضور اکرمؐ نے اس کی تشریح یہ فرمائی کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان لوگوں میں وہ مرد کامل ہوگا یا ایک سے زیادہ مرد ہونگے جو ثریا سے ایمان کو واپس لائیں اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو ایک عجمی تھے جو وہاں موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے کسی عربی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ پس آیت قرآن کریم کی اور حدیث بخاری کی ہے اور یہ حدیث قرآن کی اس آیت سے مطابقت کھا کر اس کی وضاحت کرتی ہے۔ پس قرآن وحدیث کی رو سے ایک ہی شخص ہے جو امام مہدی ہے ورنہ یہ مطلب ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بڑی خوش خبری کو چھوڑ کر کسی تیسرے کی خبر دے رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر حضرت سلمان فارسی کا کندھا چنا ہے جو حضرت فاطمہ کی نسل سے ہو نہیں سکتے اور نہ ہی تھے۔

حضور نے فرمایا کہ جب حضرت فاطمہ کی نسل سے آنے کا وعدہ فرمایا تو دو باتیں ہیں جو اس حدیث کے ساتھ جوڑ کھا سکتی ہیں۔ اول یہ کہ اس موعود کو حضرت فاطمہؓ کی روحانی نسل شمار کریں اور روحانی اہل بیت شمار کریں۔ کیونکہ اگر جسمانی نسل مانیں تو قرآن کی اس آیت اور حدیث میں تصادم ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ روحانی نسل میں سے ہونے سے متعلق ایک اور حدیث قطعیت سے وضاحت کرتی ہے کہ حضرت سلمان فارسی اہل بیت میں سے ہیں۔ چنانچہ غزوہ احزاب کے دوران ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ نے فرمایا "سلمان مناّ اھل البیت" کہ سلمان ہم میں سے اہل بیت میں سے ہے۔ اب جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اہل بیت قرار دیں کیا کوئی دنیا میں ہے کہ اسے کہے کہ وہ اہل بیت میں سے نہیں؟ حضور اکرمؐ نے اہل بیت سے جسمانی رشتہ نہ رکھنے والوں میں سے کسی کو سوائے حضرت سلمان فارسیؓ کے اہل بیت میں سے قرار نہیں دیا۔

برازیل سے آئے ہوئے ایک مہمان نے کہا کہ وہاں سپریچولزم بہت مقبول ہے اور ٹی وی پروگراموں کے حوالہ سے کہا کہ بعض عیسائی پادری اس قسم کے مظاہرے کرتے ہیں کہ کئی مریض ایک دفعہ ٹھیک ہو گئے وغیرہ۔ حضور نے فرمایا کہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ افریقہ میں یہ لوگ اسی قسم کے داؤ پیچ کھیلتے رہے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بعض لولے لنگڑے لے کر وہاں پہنچ جائیں اور انہیں کہیں کہ انہیں اپنی روحانی توجہ سے ٹھیک کریں۔ دوسرے یہ کہ اخباروں میں لکھیں کہ حکومتیں خواہ مخواہ ہسپتالوں پر کثیر اخراجات کر رہی ہیں انہیں بند کر کے ان سپریچولسٹ کو کیوں ملازم نہیں رکھ لیتیں۔

ایک سوال حضرت یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے والے واقعہ سے متعلق تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ایک قسم کی وہیل مچھلی ایسی ہے جس کے مونہہ کے اندر دانت نہیں ہیں اور اس کے اندر Doom سا بنا ہوا ہے۔ جس میں بہت سی ہوا رہتی ہے۔ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ اگر وہ کسی کو نگلے اور وہ اس کے گلے میں اٹک جائے تو نہ صرف یہ اسے قے کر کے اگلے گی بلکہ اس کی عادت ہے کہ کنارے کی طرف آ کر اگلتی ہے۔ ہو سکتا ہے حضرت یونسؑ کو نگلنے والی مچھلی بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہو۔

اس بارہ میں امریکہ سے تشریف لانے والی ایک مہمان خاتون نے خواتین کی مارکی سے مزید وضاحت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہنے کا کوئی ذکر نہیں۔ کتنی دیر رہے اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔ وہ اتنا عرصہ رہے کہ مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہ سکتے تھے تا آنکہ مچھلی نے انہیں اگل دیا۔ اور وہ اس وقت قرآن مجید کے بیان کے مطابق "سقیم" تھے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ امریکہ اور کینیڈا میں یہ رواج پھیل رہا ہے کہ لوگ بچے کی پیدائش کے وقت ویڈیو فلمیں بناتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں تفصیل سے امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں بڑھتی ہوئی بے حیائی اور فحاشی کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ بھی اسی کی ایک قسم ہے۔ یہ ناجائز ہے اور بے حیائی ہے۔ اگر طبی نقطہ نظر سے ایسی ویڈیو بنانا ضروری ہو تو اس کا استعمال محدود رکھنا ہوگا۔

عیسائی سپریچولسٹ کے متعلق سوال کے حوالہ سے ایک دوست نے کہا کہ عیسائی پادریوں کو جب یہ کہا جاتا ہے یہ لولے لنگڑے ہیں انہیں اپنی روحانی توجہ سے ٹھیک کر کے دکھاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ معجزہ ایمان لانے والے کے حق میں دکھایا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح نے یہ بھی تو فرمایا تھا کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ سب معجزے دکھا سکتے ہو جو میں دکھاتا ہوں۔ حضور نے اپنا ایک واقعہ بتایا کہ ایک عیسائی پادری خاتون نے جب یہی جواب دیا تو حضور نے اسے جواباً یہی فرمایا کہ جس وجود پر خود آپ کو ایمان نہیں اس کی طرف ہمیں کیسے بلا سکتی ہو۔ آپ پہلے مردے زندہ کر کے دکھائیں، پانی پر چل کر دکھائیں پھر ہمیں تمہارے سچے مسیحی ہونے کا علم ہوگا۔ باقی باتیں بعد میں ہونگی۔

ایک سوال سالگرہ منانے کے متعلق بھی ہوا کہ کیا یہ جائز ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کہیں کیا کسی آسمانی صحیفے میں کسی نبی کی سالگرہ منانے کا ذکر ملتا ہے؟۔ اگر پیدائش کے دن کو خوشی کا دن منانا ہے تو سب سے زیادہ نبیوں کا حق ہے کہ ان کی سالگرہ منائی جائے اور ان کے بچپن میں تو کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ بچہ نبی بنے گا۔ حضور نے فرمایا کہ سالگرہ کی رسمیں محض مغربی رسموں کی اندھی تقلید ہے۔

یہ دلچسپ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت جاری رہی۔ جس میں خواتین نے بھی خواتین کی مارکی سے بذریعہ مائیکروفون حضور ایدہ اللہ سے سوالات دریافت کئے۔ یہ اپنی نوعیت کی منفرد مجلس عرفان تھی جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منعقد ہوئی اور براہ راست ساری دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہوئی۔ اسے بلاشبہ انٹرنیشنل مجلس عرفان کہا جا سکتا ہے۔

(رپورٹ۔ ابولبیب)

بقیہ:۔ مختصرات

ہے کہ پھر اسلامی قوانین اور حدود وغیرہ کن حالات میں نافذ کئے جائیں گے؟

★ حضرت آدم علیہ السلام کو عام طور پر پہلا نبی بیان کیا جاتا ہے اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

★ رفع یدین کے مسئلہ کی حقیقت کیا ہے اور اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا کیا مسلک ہے؟

★ کمیونزم اور سوشلزم میں کیا فرق ہے؟

★ قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے پر بعض لوگ صدق اللہ العظیم کے الفاظ پڑھتے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ میں عام طور پر اس کا رواج نہیں۔ اس پر حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

(ع۔ م۔ ر)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد